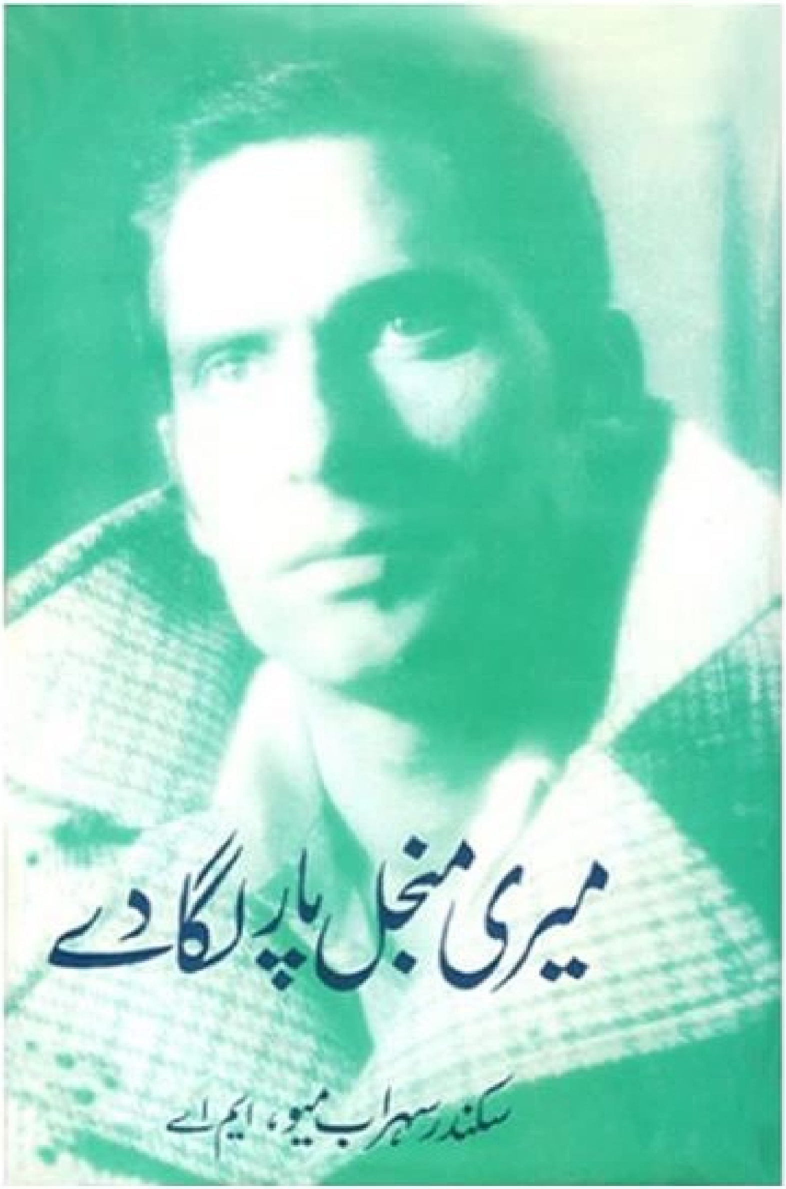


میری منجل پار لگا دے

سکندر سہراب میو، ایم اے

میوسبھا، مکی سٹریٹ ۳ نزد فائر بریگیڈ
بند روڈ ــــــ لاہور

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

مصنّف ________ سکندر سہراب میو

تعداد ________ ایک ہزار

مطبع ________ سپرا پرنٹنگ پریس لاہور

نگران طباعت ________ مقصود احمد شرقپوری
فسٹ فلور سرور مارکیٹ
چوک اُردو بازار لاہور

سن طباعت ________ جنوری ۱۹۹۶ء

قیمت ________ ۶۰ روپے

انتساب

وا بہادر قوم کے نام ... جا ھے
پچھڑنے لوہ سو کام

موٹے چھورے باہمن بانٹو دنوں بھجاں رام ہی رام
پتلے چھورے رجپوتن کے جن کو پڑے لوہ سو کام

فہرست

زادِ راہ

ایک سوچ تھی مر کے زندہ رہنے کی۔ لڑکپن میں ایک جنون تھا کچھ کر گزرنے کا۔ عالمِ شباب سے پہلے عہدِ پیری نے آلیا۔ مگر جذبوں کی سرکشی نہ گئی۔ فنکار کی انا پرست نازک مزاجی اور میو قوم کی خودداری، احساس تفاخر اور جنگ جویانہ فطرت کے ساتھ سادگی نے مل جل کر ایک ایسی شخصیت کی تعمیر کی، جس کا مقدر قدم قدم زخم کھانا ٹھہرے کسی پر اپنے درد کا اظہار کرنا اور زخم کا مرہم مانگنا توہین عظمت لگے تو ایسے انسان کی فطرت کے لئے مرنے کے سوا کونسا راستہ رہ جائے گا۔ مگر ایسا ہرگز نہیں ہے۔ اپنے پرائے سب کے ہاتھوں ان گنت زخم کھائے اور آج بھی یہ عمل جاری ہے۔ مگر زخموں سے چور ہونے کے باوجود نڈھال ہوں نہ بے دم۔ ہر ماحول، ہر موسم اور ہر قسم کے حالات میں زندہ رہا۔ اور آج بھی ہوں۔ جینے کا یہ ہنر ہی دراصل مجھے زندہ رکھے ہوئے ہے۔ مجھے اس کا احساس بھی ہے اور اس پر ناز بھی ہے کہ زندگی نے یہ سلیقہ دنیا میں کم لوگوں کو دیا۔ جو کرنا چاہا اور جب

کرنا چاہا کر گزرا۔ انجام کی پرواہ کئے بغیر۔ غم سود و زیاں سے بے نیاز۔ ایک مرکز پر رہ کر نئے نئے راستے تراشے اور سفر کا عمل جاری رکھا اور آج بھی جاریؔ ہے۔

۱۶ر اکتوبر ۱۹۴۲ء جمعہ کا مبارک دن صبح آٹھ بجے عالم بالا سے گنگوانی گاؤں کے باہر بسوے دار چودھری میو خان کی قریب قریب ایک ایکڑ میں پھیلی ہوئی حویلی کی کُھلی فَضَا میں چودھری سہراب خاں میو کے گھر آنا مقدر ٹھہرا۔ میرے اندر یہ احساس کہیں ضرور چھپا بیٹھا ہے کہ میرے اجداد کا شمار میوات کے بڑے لوگوں میں ہوتا ہے۔ میرے دادا مرحوم میو خاں ایک خودار انسان تھے۔ جس نے مہاراجہ الور کی طرف سے قلم دانِ وزارت کی پیشکش کو یہ کہہ کر ٹھکرا دیا کہ میں اپنے آپ کو کسی مہاراجہ سے کم نہیں سمجھتا۔ دادا مرحوم خوبصورت بھی تھے۔ وجیہہ شکیل، طاقت ور، دلیر اور ایک تعلیم یافتہ ذہین انسان تھے۔ جب کہ اس زمانے میں میوات میں سکول نام کی کوئی چیز نہیں تھی۔ کروڑوں کی آبادی کا خطّہ جس میں ریاست الور، بھرت پور، جودھ پور اور پنجاب اور ہریانہ کا کافی علاقہ شامل ہے۔ ہمیشہ ہندوستان کے حکمرانوں کے بغض و عناد کا شکار رہا۔ وہ خطہ جس نے حسن خاں میواتی، کالے خاں توپچی، علی خاں

سالار صدرالدین اور جرنل بخت خاں جیسی تاریخی شخصیتوں کو جنم دیا۔ یہ اور ان جیسی بہت سی ایسی شخصیتیں ہیں، جن کے بغیر ہندوستان کی تاریخ نامکمل رہ جاتی ہے۔ مگر متعصب مورخوں نے ان کے حوالے سے کہیں میوات کا ذکر نہیں کیا اور نہ ان کی سوانح حیات تفصیل سے قلمبند کی۔ بلکہ کسی کو روحیلہ میو لکھا کسی کو خالص روحیلہ نواب خاندان سے جا ملایا۔ مگر تاریخ کا طالب علم جب جرنل بخت جو کہ جنگ آزادی ۱۸۵۷ کا عظیم اور اپنے قد کاٹھ کا واحد ہیرو تھا، کے منہ سے نکلے ہوئے یہ الفاظ تاریخ کے سینے میں رقم دیکھے گا اور پڑھے گا کہ " ہم جا کی مونڈھی پہ پنہاں دھر دیاں او بادساہ بن جاوے ہے " تو وہ بغیر کسی ہچکچاہٹ کے یہ کہے گا۔ یہ زبان روحیلوں کی ہے نہ پٹھانوں کی یہ خالص میواتی ہے، اور جرنل بخت میوات کا سپوت تھا۔ جیسے فیروز شاہ تے مدینہ سے واپسی پر میوات ہی سے جرنل بخت کے اپنے برگیوں سمیت اپنے ساتھ لیا۔ جرنل بخت جس نے مغل حکمرانوں کو جنگ جیت دی تھی جس نے انگریزوں کے چھکے چھڑا دیے، مغل شہزادوں کی حماقتوں اور محلاتی نمک حراموں کی غداریوں نے میدان جنگ میں

حاصل کی ہوئی فتح کو شکست میں بدل دیا۔ مگر بخت آج بھی زندہ ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ متعصب یا بے خبر مورخوں نے جو بات نہ بتائی یا نہ بتانا چاہی وہ چھپ نہ سکی۔ جرنل بخت کی زبان چال ڈھال، لباس اور انداز پہ جگہ جگہ گفتگو کرکے نادانستہ طور پر سب کچھ بتا گئے۔ اس تفصیل کا یہ موقع نہیں۔ اس کا تذکرہ صرف اس لئے کیا ہے کہ یہ فخر و غرور کہ میں ایک عظیم، خوددار اور بہادر قوم کا بیٹا ہوں۔ اس احساس نے میری زندگی پر ایک گہرا اثر چھوڑا ہے۔ اور جینے کی راہیں متعین کرنے اور جینے کا سلیقہ اختیار کرنے میں اس کا بہت دخل ہے۔ یہی انا، یہی خودداری مجھے کہیں جھکنے سے منع کرتی رہی، اور میں اپنی تمام تر صلاحیتوں اور حوصلوں کے باوجود اس منزل پر نہ پہنچ سکا جو قدم قدم پر میری ٹھوکریں ہونا چاہیے تھی۔ جسکے دامن فطرت میں سادگی کے ساتھ احساسِ تفاخر کا ایسا زادِ راہ ہو اس کی زندگی کا سفر اس افراتفری اور اصول واخلاق سے عاری ماحول میں کیسے کٹا ہوگا اس کا اندازہ لگانا کسی ذی شعور کے لئے مشکل نہیں۔

فلم انڈسٹری ۔ ۱۹۶۶ء میں باری سٹوڈیو شوٹنگ دیکھنے کے شوق میں گیا اور پہلے دن ہی وہ کردار لیا اور کیا جس کے لئے اس زمانے میں برسوں مجھ جیسے لوگ دھکے کھاتے تھے۔ مگر اس کا ماحول پسند

نہ آیا۔ ۱۹۶۷ء میں ریڈیو پاکستان کے آڈیشن میں شامل ہوا۔ سینکڑوں امیدواروں میں سے سلیکٹ ہوا، اور یوں سلیکٹ ہوا کہ فائنل آڈیشن کی ضرورت ہی پیش نہ آئی چند پروگرام کئے مگر یہ مغرور فراعین کی دنیا تھی۔ ایک آدھ پروگرام کر کے اسے بھی خیر باد کہا۔ تھوڑے ہی دن بعد ٹی۔ وی پر سناسی امیدواروں میں سے سات کامیاب ہونے والوں میں ایک میں لیا گیا تھا۔ مگر یہاں بھی وہی فطرت اور وہی ذہن تھا۔ دوچار چکر لگانے کے بعد پھر نہ گیا۔ کچھ عرصہ بعد اوپن ایر تھیٹر لاہور میں اپنا ڈرامہ " پھر وہی راہیں " کے نام سے کیا۔ جس کے آرٹسٹ بعد میں فلم اور ٹی۔ وی میں اپنا نام بنا گئے، پھر کئی دوستوں کے ساتھ مل کر ڈرامے سٹیج کئے جن میں ضیا ندیم شجاع عمرانور اور پروفیسر ارشد صدیقی کے نام مجھے یاد ہیں۔ لڑکیوں میں بابری اور نمی جو بعد میں فلمی دنیا کی مقبول اداکارہ رہی۔ مجھے یاد ہے۔ اس کا یہ فقرہ مجھے آج تک یاد ہے " اگر میں لڑکا ہوتی تو آپ کو دوست بناتی" مگر سٹیج کی دنیا سیاست اور گروہ بندیوں سے پاک نہ تھی۔

شعر و ادب کی جانب آیا تو جس کسی نے ایک بار سنا پھر نہ بھولا۔ سامعین اور شعراء کے کان سکندر سہراب میو کا نام سننے کے منتظر رہتے۔ رائٹرز گلڈ کے پروگراموں میں احباب فرمائش کر کے میواتی غزل سنتے۔ میواتی زبان میں غزل کی صنف نہیں۔ جہاں تک مجھے یاد

میری پہلی میواتی غزل کا شعر یہ ہے۔

مو پہ جوبی میرو ہے   منترا و سب تیرو ہے

اکثر پروگراموں میں اس کی فرمائش ہوتی، اور لوگ سہراب میو اور کئی دوست صرف میو کے نام سے پکارتے تھے۔ پہلا مجموعہ کلام " چٹختے پتھر " کے نام سے شائع ہوا۔ جس میں میواتی اور اردو کلام شامل ہے۔ اس کے بعد بچوں کے ناول لکھے۔ پھر تین شعری مجموعے، بوٹے آوارہ۔ آلاؤ۔ مہکتے گھاؤ کے بعد بھی یہ سلسلہ رہا اور کئی چھوٹی بڑی کتابوں کی ترتیب وتالیف کے ساتھ " مصباحِ غم " کے نام سے سلاموں کو کتابی شکل دے کر کتابت کروا دیا۔ مگر شائع ہونے کی نوبت نہ آئی۔ اس سے پہلے ایک کتاب " انگشت بدنداں کے نام سے شائع کی۔ انسان اور نظام کائنات کو سمجھ کر آگے قدم بڑھاتے کے لئے اپنی مثال ایک ہی کتاب ہے، جس میں بڑی پیچیدگیوں کو میں نے بڑی سادہ زبان میں سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ میرا یقین ہے کہ اس کتاب کو سمجھ کر پڑھنے کے بعد اس میں دئیے گئے اصولوں پر عمل کرنے والا کبھی دکھی نہیں ہو سکتا۔ کبھی ناکام نہیں ہوسکتا۔ اب یہ میواتی گیت اور غزلیں " میری منجل پار لگا دے " کے نام سے آپ کے ہاتھ میں ہیں، نعتوں کا مجموعہ کتابت کے مرحلے میں ہے۔

حرص و ہوا کے اس دور میں کئی اچھے لوگ بھی ملے۔ بعض دوست تو

اتنے اچھے تھے کہ ان پر کسی اور دنیا کی مخلوق کا گمان ہوتا تھا. فلم
کافر کی شوٹنگ کے دوران دیکھنے والوں کو یہ گمان بھی نہ ہوا کہ اتنے
اعتماد سے ایک ہی سانس میں اتنے لمبے مکالمے بولنے والا یہ لڑکا دور
دراز کے ایک گاؤں سے پہلی بار سٹوڈیو میں آیا ہے،اور بغیر ری ٹیک
کرائے سین فلمبند کرانے والا یہ نوعمر لڑکا پہلی بار فلم کیمرہ کے سامنے
آیا ہے۔ اس قسم کی چہ مگوئیاں اونچی آوازوں میں ہو رہی تھیں۔"
ایے آرٹس ہے۔ کراچی سے آیا ہے" ہر کوئی اپنے اپنے انداز میں تعریف
کر رہا تھا۔ اس اعتماد اور فنکارانہ صلاحیت سے متاثر ہو کر اگلے دن
ایک اور مختصر رول اسی فلم میں دے دیا گیا، اور ڈائریکٹر سلیم چودھری
نے ترانہ بھی مجھ پر پکچرائز کرنے کا فیصلہ کیا۔ مگر اس کی خبر مجھے بعد
میں ہوئی تب تک میں نے سٹوڈیو جانا بند کر دیا تھا۔ احسان چودھری
جو سلیم چودھری کو اسسٹ کر رہے تھے دوست بن گئے اس کی
خواہش تھی میں انڈسٹری میں اسٹیبلش ہو جاؤں۔ اسسٹنٹ کیمرہ مین
ادریس لودھی مرحوم خدا اسے غریق رحمت کرے اور کروٹ کروٹ
جنت نصیب کرے۔ مجھ سے محبت کرنے لگا تھا۔ وہ
بہت سے ڈائریکٹروں اور پروڈیوسروں کے پاس مجھے لے کر گیا۔ اس
کی انتہائی خواہش تھی کہ مجھے کسی فلم میں مرکزی کردار مل جائے مگر
فلم انڈسٹری کا اپنا مزاج ہے اور خاص کر اس دور میں تو سٹوڈیو کا

چپڑاسی بھی اپنے آپ کو وزیراعظم سے کم نہیں سمجھتا تھا۔ آج تو پھر
بھی مزاج کچھ نرم ہے۔ ہمارا اپنا انداز تھا۔ راجپوتیت میو پنا
مجھے جھک کر سلام کرنا نہ آیا اور ادھر ہر گردن میں جیسے سریا
دیا ہوا تھا۔ جلد ہی طبیعت اچاٹ ہو گئی۔ سلمیٰ ممتاز بہت اچھی عورت
تھیں۔ ان کے خاوند ان دنوں ریڈیو پاکستان پر پروگرام سیکرٹری تھے
وہ دونوں مجھے یاد رہیں گے۔ ان کی بیٹی (لے پالک) ندا ممتاز نے
میرا ڈرامہ جو میں نے ٹی۔ وی کے لئے لکھا تھا۔ "ارے اب تو مان
جاؤ" کے نام سے۔ اپنے کالج میں سٹیج کرنے کے لئے لیا۔ اور اب
تک اس کے پاس ہے۔ اب وہ ٹی۔ وی کی معروف اداکارہ ہے
لاہور ریڈیو اسٹیشن پر ایک عبدالحیٔ صاحب تھے۔ اچھے انسان تھے۔
ادب کی دنیا میں پروفیسر نعمان صاحب نبیرۂ آزاد۔ انہیں اردو،
فارسی ھندی اور عربی ادب پر عبور حاصل تھا۔ ڈاکٹر عبدالرشید تبسم
ڈاکٹر تبسم رضوانی، عارف عبدالمتین صاحب خاص کر یاد رہینگے
بیحد محبت کرتے تھے ان کے یہ الفاظ مجھے کبھی نہیں بھولیں گے۔
کہ لوگ مجھ سے اپنی کتابوں پر تقریظ لکھوانے آتے ہیں، اور میری
خواہش ہے کہ میں آپ کی کتابوں اور آپ پر کچھ لکھوں کبھی فرصت
ہو تو آپ سے کچھ گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ سلیم صاحب، اعجاز صاحب،
یونس حسرت سے دوستی ہو گئی، زندہ دل دوست تھے۔ زیبا نادوی مرحوم
فلم ڈائریکٹر خالد پرویز صاحب "مان جوانی دا" "مسافر"

بنگلہ نمبر ۹ مس نمبر ۵۶ جیسی فلموں کو اس نے ڈائریکٹ کیا ہے بی اے
ایل ایل بی ہیں پڑھے لکھے ڈائریکٹر ہیں ہم دونوں نے مل کر ایک فلم "شریف ڈاکو"
شروع کی، کہانی، مکالمہ سکرین پلے، گانے وغیرہ میں نے لکھے تھے۔
اس کے کچھ سین شاہ نور سٹوڈیو میں فلمبند کئے۔ پھر پرویز صاحب
کی بیماری اور گھریلو مسائل کی وجہ سے یہ فلم مکمل نہ ہو سکی۔
اس کے دوران ہی میں نے میواتی زبان میں وڈیو فلم بنانے کا فیصلہ
کیا "قافلو" کے نام سے ۱۹۴۷ء میں میو قوم کی ہندوستان سے
پاکستان ہجرت کو اس کہانی کا موضوع بنایا۔ ہیر میں۔ کوئی دو ہفتے ہم
نے شوٹنگ کی۔ اس فلم میں رفیق، صابر، ظہور خاں نے کام کیا اور کئی
لوگ تھے۔ مگر سبحان اور اس کے گھر والوں کی محبت میں کبھی نہیں
بھلا سکتا۔ اس نے پوری ٹیم کا کھانے پینے اور رہائش کا انتظام اپنے ذمہ
لیا۔ سچ تو یوں ہے کہ اس نے مہمانوں کی طرح ہماری خدمت کی اور کبھی
اس کے اور اس کے گھر والوں کے چہرے پہ کوئی ایسا تاثر نہیں دیکھا جس
سے یہ احساس ہو کہ ہم سے تنگ آ گئے۔ اس شخص کو میو قوم سے عشق
ہے۔ اس کے نام پر بڑی سے بڑی قربانی دینے کے لئے تیار ہے۔ میں
کہا کرتا ہوں کہ مجھے اس قوم میں پچیس سبحان خان مل جائیں۔ تو ہندوستان
سے لے کر پاکستان تک بلکہ پوری دنیا میں میو قوم کا نام زندہ کر دوں۔
خدا اس شخص کے جان مال میں برکت دے۔ ایسے لوگ اس قوم

کے لئے باعث فخر ہیں۔ یہ فلم مکمل ہوئی مگر اس کی ایڈیٹنگ کرنے والے نے
ایسی تیسی کر دی۔ اس کا ایک شو ہم نے قادی ونڈ قصور میں چلایا۔
ایڈیٹنگ کے بعد میں فلم کو نہیں دیکھ سکا تھا۔ ہوا یوں کہ قادی ونڈ کا
ایک نوجوان اقبال اس فلم میں ایک رول کر چکا تھا۔ اس کی شدید
خواہش تھی کہ یہ فلم سب سے پہلے اس کے گاؤں میں لگے۔ ایڈیٹنگ
کے دوران مجھے چوٹ لگی جس کی وجہ سے میرا چلنا مشکل ہو گیا۔ اس
طرح فلم پوری طرح ایڈیٹر کے رحم و کرم پر رہ گئی۔ اقبال نے مجھ
سے مشورہ کئے بغیر فلم کے اشتہار بانٹ دیئے۔ وقت پر ہم فلم نہ لے
جا سکے۔ دوسری بار پھر ایسا ہی ہوا۔ اس طرح بہت تیزی میں کام
کرنے کی وجہ سے یہ ہوا کہ بمشکل آخری دن آخری لمحوں میں کام ختم
ہوا، اور فلم کا فائنل پرنٹ دیکھنے کا مجھے موقع نہ مل سکا اور ہم پرنٹ
اٹھا کر قادی ونڈ پہنچ گئے اور رات دس بجے جب سب لوگ مایوس
ہو کر لوٹ چکے تھے ہم فلم چلا سکے۔ مگر وعدہ خلافی اور آندھی اور بارش باوجو
ذرا سی بھنک پڑتے ہی دیکھتے ہی دیکھتے بہت سے لوگ اکٹھے ہو گئے جب
میں نے فلم دیکھی تو اس کا حشر دیکھ کر درمیان میں بند کرنے کا مشور
دیا، مگر لوگوں کا اصرار تھا کہ ہم پوری فلم دیکھیں گے۔ اسلم کا اس فلم میں
ایک جاندار کردار تھا۔ اسمٰعیل ٹونٹا کی مزاحیہ اداکاری پر لوگوں نے جی بھر کر
داد دی۔ اس کے بعد میں نے یہ فلم کہیں دوسری جگہ نہیں چلائی مجھے

اس میں مکمل نقصان اٹھانا پڑا۔ مگر یہ نقصان مجھے یہ ضرور بتا گیا کہ قوم ابھی زندہ ہے۔ اس مٹی کو ذرا نم کرنے کی ضرورت ہے۔ اس میں بڑی زرخیزی ہے، اور یہی سوچ کر میں نے دوسری فلم "سفر" بنانے کا فیصلہ کیا۔ اور اس میں وہ تمام خامیاں دور کرنے کی کوشش کی جو پہلے تجربے میں رہ گئی تھیں۔ اس کیلئے نو گانے ریکارڈ کئے جس کی موسیقی فلم انڈسٹری کے معروف موسیقار طالب حسین نے دی۔ گیت مسرت جہاں اور اسمٰعیل ٹونٹا نے گائے۔ جس سٹوڈیو میں گانوں کی ریکارڈنگ کی اسکے مالک منظور حسین فلم انڈسٹری کے معروف میوزیشن تھے۔ اسے یہ گیت ایسے پسند آئے کہ اس نے بغیر معاوضہ لئے ایک گانے میں میوزک دیا۔ یہ فلم کافی مکمل ہوگئی تھی۔ مگر اداکار فنکاروں میں آپس میں کچھ غلط فہمیاں پیدا ہونے کی وجہ سے یہ فلم نامکمل رہ گئی۔ یہ دوسرا بڑا نقصان تھا۔ جس کے لئے میں تیار نہیں تھا۔ اور یوں دل برداشتہ ہوکر خاموش ہوگیا۔ اس فلم میں، اسمٰعیل ٹونٹا۔ اسلم۔ اقبال احمد اور محبوب نمایاں اداکار تھے۔ ایسے میو جوانوں کو اگر آرٹ کی دنیا میں آنے کا موقع ملے تو یہ قوم کی بہت خدمت کر سکتے ہیں اور اپنے فن کا لوہا منوا سکتے ہیں۔

ذرائع ابلاغ کو بذاتِ خود برا نہیں کہا جاسکتا۔ وہ فلم ہے ٹیلیویژن یا ریڈیو، اخبارات اور جرائد ہیں۔ خوبی یا خرابی ان

کے استعمال میں ہے۔ ذرائع ابلاغ کے بغیر کسی قوم کا زندہ رہنا یا اپنی موجودگی کا احساس دلانا۔ بہت مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ ہمیں ادھر آنا پڑے گا اس کو کفر کہہ کر دھتکارنا قوم کی موت پر منتج ہوگا۔ افسوس ایک عظیم قوم آج مردوں میں شمار ہے۔

اگلی فلم بنانے سے پہلے میں نے یہ فیصلہ کیا کہ غیر معیاری میواتی ادب اور گانوں کے ذریعہ قوم کے امیج کو ڈاؤن کرنے والوں کے مقابلے میں زبان وبیان کے اعتبار سے ایسی تخلیق قوم کو دی جائے جو کسی بھی زبان کے ادب کے مقابلہ میں بے جھجک لائی جا سکے۔ اس سے نئی نسل کی دلچسپی کے ساتھ ساتھ اپنی قومی عظمت کے گیت بھی سنائے جائیں کہ وہ اپنی حقیقت جان سکیں۔ دوسری زبانوں کے گیت اور مکالموں کے ساتھ ساتھ وہ اپنی زبان کے گیت اور مکالمے بھی بولیں اس کے لئے "میو سبھا" کے نام سے ایک ایسی تنظیم کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ جس کا چندا فیس کچھ نہیں۔ سبھا کے ممبران ایک دوسرے کی مدد کریں گے۔ نجی اور سماجی زندگی میں اور اجتماعی مفاد کے لئے مل کر کام کریں گے۔ میرے گانوں کی میواتی کیسٹ میو سبھا کے تحت "میری منجل پار لگادے" کے نام سے والیم نمبر ۱ ابھی اور نمبر ۲ عید کے بعد مارکیٹ میں یہ آجائیگا۔ مجھے یقین ہے قوم کو مایوسی نہیں ہوگی، اور اس کی خامیوں اور خوبیوں سے متعلق خطوط اور

بالمشافہ مجھے آگاہ کرتے رہیں۔ تاکہ آئندہ اس کی روشنی میں کام کیا جا سکے۔

میو سبھا کے تحت ہم کلچرل پروگرام ٹی، وی اور ریڈیو ڈرامے اور فلمیں بنائیں گے۔ امید ہے اللہ تعالیٰ اس سلسلے کو آگے بڑھائے گا۔

میو قوم اور میواتی ادب اور زبان سے لگاؤ کسی تعصب کی بنیاد پر نہیں ہے بلکہ اس جذبے میں یہ احساس کارفرما ہے کہ جسد قومی کا ایک عضو ناکارہ اور معطل کیوں رہے۔ پاکستان میں کروڑوں کی تعداد میں آباد یہ قوم قومی زندگی میں فعال ہو۔ بھارت میں کتنے کروڑ میو آباد ہیں۔ جن کی ایک تہذیب ہے کلچر ہے زبان ہے۔ ایک بہت بڑا خطہ ہے۔ یہاں کی آواز وہاں بھی سنائی دے۔ ان میں حرکت پیدا ہو اور بھارت کے مسلمانوں کے لئے وہ علاقہ ایک مرکزی حیثیت اختیار کر کے اسلام اور مسلمانوں کے لئے زیادہ مفید ثابت ہو۔ اسی خیال کے تحت میری یہ کوشش رہی کہ اس زبان کو اس قوم کی تاریخ اور تہذیب کو زندہ رکھا جائے اور نئی نسل کو میو قوم کے کارناموں سے روشناس کرایا جائے۔ جہاں بھی موقع ملا میں نے اس کے لئے کام کیا۔ ایک فزیکل کالج کی پرنسپل صاحبہ نے کشمیر پہ ایک وڈیو فلم بنانے کے لئے مجھ سے کہا اسی دوران فلم انڈسٹری کے میو فائٹر راہو مرحوم

سے ملاقات ہوئی جو بہت اچھا انسان تھا۔ اس فلم میں بھی اسلم، راہو اسمٰعیل ٹونٹا اور اسلم کو میں نے کاسٹ کیا۔ میری کوشش تھی اس فلم میں میو قوم کا تذکرہ ہو۔ مگر کیسے۔ پھر میں نے ایک میو کردار ڈاکو کے روپ میں مجاہدین میں شامل کیا۔ اس پر ان لوگوں نے کچھ اعتراض کیا مگر میں نے مطمئن کر دیا۔ وہ کردار کیا خوب تھا۔ دوستوں میں اگر رفیق شاہ صاحب اور قاضی امداد الحق کا تذکرہ نہ کروں تو یہ باب نامکمل رہے گا۔ شاہ صاحب عجیب زندہ دل انسان تھے کہ اس کے در سے مانگنے والا شاید ہی خالی گیا ہو۔ وہ کوئی بڑے سرمایہ دار نہیں تھے۔ مگر سادات کی سخاوت انہیں ورثے میں ملی تھی۔ جب تک وہ زندہ رہے۔ مجھے مالی طور پر کبھی پریشانی نہ ہوئی۔ جب بھی ضرورت پڑی شاہ صاحب کو پیغام بھیجا اور بس۔ یہ کبھی ہوا ہی نہیں کہ انہوں نے کبھی مایوس کیا اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے۔ ان کے خاندان کو خدا خیر و برکت سے نوازے۔

قاضی امداد الحق اللہ کے فضل سے حیات ہیں۔ ان کے ہوتے میں خود کو ایک سائبان کے نیچے محسوس کرتا ہوں۔ ان کو ذرا معلوم ہو کہ مجھے کوئی الجھن ہے تو وہ مجھ سے زیادہ میرے لئے پریشان رہتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی عمر دراز کرے۔ جان اور مال میں خیر و برکت دے۔ ہماری یہ دوستی تقریباً تیس سالوں کو محیط ہے۔ عمر میں مجھ سے بڑے

ہیں اور میں انہیں بزرگوں کی طرح احترام دیتا ہوں۔ ان کے ہونے سے دل کو بہت ڈھارس ہے، اور جو جی میں آئے اس بھروسے سے کر گزرتا ہوں کہ خیر ہے۔ خدا نے مجھے قاضی امداد الحق سا دوست دیا ہے اور کیا چاہیئے۔ ان کے چھوٹے بھائی قاضی نصیر الحق نے میری کتاب "مہکے گھاؤ" بغیر کسی لالچ اور طمع کے چھپوائی۔ میں پیار سے اکثر پنڈت جی کہا کرتا ہوں۔ لٹریری آدمی ہیں۔ تیز مزاج خوددار اس کے مقابلہ میں امداد صاحب متحمل مزاج اور نرم طبیعت مگر جب گرمی آئے تو پھر مقابل کی قوت کا اندازہ کرتے کی ضرورت نہیں۔ پھر ٹکرا گئے تو ٹکرا گئے۔ جہاں گردش زمانہ نے زخم دیئے وہاں دوستوں نے محبتیں اور خلوص بھی نچھاور کیا ایسے اچھے لوگوں کی تعداد کم ہی سہی مگر غنیمت ہے ان سے مجھے حوصلہ ہے خدا انہیں سلامت رکھے اور ہماری منزل آسان کرے۔ آمین

مولا ۔ میری منجل پار لگا دے

سکندر سہراب میو ایم اے
سہراب منزل نکی سٹریٹ نمبر ۳
بالمقابل فائر بریگیڈ بند روڈ
لاہور یکم جنوری ۹۶ء

ایسوگُن دے موئے

سائیں تو سب سُو بڈو تو سب سُو بلوان
آمر بن پاکھان کے میرو راکھے دُرس ای مان
مولا تو ای کھان کو پات پھول پھل دیئے
کرا ہمارا جین کاتے نے کہا کہا سامان
جگ چھپیاں ہاں گِنَن کو گنتی پھرنا ہوئے
سائیں موَ آدھین پہ تیرا بڈا اسان
یکٹ کام ہے سائیری تو کرم کرا تو ہوئے
لجا تیرے ہات ہے تو رکھیو میرو مان
ان کے آگے میں کہا اور کہا میری اوکھات
سعداللہ اور بھیک سا ہو یا سائیر بڈا مہان
رنجر مہر کی راکھیو تو ایسو گُن دے موئے
موَ بے گن سہراب کا ای چرچا کرے جہان

*

مری منجل پار لگا دے ۔ مری منجل پار لگا دے
نا تو موپہ ارتھ رہکلو نا موپہ گاڈھی بیل
نا مو میں چلنا کی ہانگت نا میں جانوں گیل،
مو ہے منجل تک پہنچا دے۔ مری منجل پار لگا دے

سورج ڈوبو سانجھ ہوئی ہے رہو اندھیرو پھیل
کیسا سنگی کیسا ساتی سب کا من میں میل
مری بگڑی بات بنا دے۔ مری منجل پار لگا دے

آگ حسد کی سب کچھ کھا گی رِیت، مُریت نہ پیت
کے تو گرمی پھونکی دلوے کے برسے ہے سیت
کوئی مہنکی سی رُت لا دے۔ مری منجل پار لگا دے

ہر کوئی آگے کی سوچے آگے ای کو جائے
میری کوم پڑی سوری ہے پاون نے پھیلائے
میری سوئی کوم جگا دے۔ مری منجل پار لگا دے

ایسو ہووے میری قوم جو لیوے سمے پچھان
بکھر جاگے، پھر جھپٹے کیہر، پھر مارے میدان
مولو ایسو گیت سکا دے۔

*

جے سوئی ہوئی کوم (ق) مری آنکھ ۔ بی کھولے
سمجھوں گو مرا کھون (خ) کو کچھ مول پڑو ہے
ہوں کان پہ جوں تک بی نہیں رینگی ہے سہراب
ہیں آہ سو پتھر۔ بی مری بول پڑو ہے

*

کس کے دوارے جار پکاراں تم بن کون ہمارو
کس کے آگے ہات پسارے منگن ہار تہارو
دکھ درد ان کی پینٹھ اٹھی ہے ڈولو جائے کنارو
کد کی کھائے جھکولا نیا اب تو پار اتارو ...
کوپ کلپ میں اترو جاوے آس کو ٹوٹو تارو
چاند سا مکھ ہے دیکھوں تو ہوئے من آنگن اجیارو
ایک جرا سو جیو ۔ دکھن کو انت نا کوئی حساب
ایک تنک سی جان کو میری لیگر ہے جگ سارو
آسا ٹوٹی کسمت پھوٹی ۔ چھوٹا جائے بہران
مہر کرو تو سلے اب بی دکھ دردن کو مارو
چندا چومے پاؤں تہارا ۔ تارا بیچھ نیچھ جائے
سنگ سنگ براق چلے جب ۔ امبر لئے بلارو

*

مانی تو کدی مو سو اجگر نہ ملے گو
سپنا میں کہا مو ہے ترو گھر نہ ملے گو
دل لوٹ لیو اور ہوا تک نہ لگن دی
تو سو کوئی ڈھونڈا سو بی چاتر نہ ملے گو
چل اور کہیں ہیں سو جہاں آڈنا آدر
دنیا میں کوئی اور کہا در نہ ملے گو
مو سو کوئی آدھین، بھلو، پیار کو مارو
جگ چھان لے ایسو کوئی اہیر نہ ملے گو
جو اینٹھ میں رہوے ہے ملے پار کے توڑی
ایسا سو تو سہرا بی تو بر نہ ملے گو

*

دُھوپ سُو اُجلی سورج ہاں جاکی واکو ناؤں بتاوے کون
کالی رات کی اُوگھٹ گھاٹی منجل تک پہنچاوے کون
رنج فکر کی سُول بچھی ہاں، دُکھ دَرَدن کا جھاڑ جھنکاڑ
یا جنگل سُو کون نِکالے، سُودی گیل دکھاوے کون
کو قسم کی ناؤ ڈگمگ ڈولے اور کنارا دور پرے
پچھتا ای ہے ڈوب نہ جاوے یا ہے پار لگاوے کون
کرسی کی ناگن موہن کو چھیڑی بین سپیرا نے
جا سُو۔ سویا ناہَر جاگاں ایسا ڈوہا گاوے کون
اپنا اپنا راگ ہاں سب کا اپنی اپنی پُونگی ہاں
کہا مُنے ایسا میں کوئی، اپنی بین سناوے کون

*

او دل اوجڑ بستی ہے جو تیری یاد سو خالی ہے۔
تو لو آئے سلام خدا کو تیری سان نرالی ہے۔
ہیں ای جانوں ساری رچنا تیرے نام رچی ہے۔
دنیا سو جے باگ کہوں تو تو یا باگ کو مالی ہے۔
جالو تیرو در مل جاوے وا ہے پچھیئے اور کہا۔
واکی جھولی خالی کد ہے جا کا ہات میں جالی ہے۔
بس اب دیر پہنچنا کی ہے لی ہے گیل مدینہ کی۔
لوگو ہم مجبورن کی بی کسمت جاگن والی ہے۔
تم دیکھو گالے لوں گو میں آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اے دیلوے گو
جنت کو سوداگر ہوں میں ہات۔ بی میرو کھالی ہے
چاند کرم کو رحمت کا بادل میں ہے سبحان اللہ
نور سراپا پیکر اطہر وا پہ کملی کالی ہے

سب کہواں سہراب ای دنیا جھونٹ کپٹ کی ماری ہی
میرا پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آ کے بچی گیل اجالی ہے

*

ترساں پیاسا نین نبی جی صلی اللہ علیہ وسلم
برساں ہاں دن رین نبی جی صلی اللہ علیہ وسلم
دل میرو جاگیر دکھن کی
من بے کل بے چین نبی جی صلی اللہ علیہ وسلم
گم کا سانٹا دیہی توڑاں
دکھڑا ماراں سین نبی جی صلی اللہ علیہ وسلم
نا کوئی دردی نا کوئی سنگی
ہاروں کر کر بین نبی جی صلی اللہ علیہ وسلم
مہر کرو سہراب دکھی پہ
یا ہے آوے چین نبی جی صلی اللہ علیہ وسلم

*

تیری لیلا نیاری سائیں تیری لیلا نیاری
منگن ہار کروڑی بن گا راجہ ہویا بھکاری
دھنوانن کی دولت چھینا کر دیا تو کنگال
بھک منگا ہے تخت بٹھاوا ایسو کرا نہال
تو جو چاہا پل میں کر دیا تو سب سو بلدھاری
تیری لیلا نیاری - - - - - - - -
اونچا ہا جو نیچا ہو گا، نیچ چڑھا اکاس
چھن من میں ای ادلا بدلی کرے نہ عقل قیاس
موہے تو کچھ سمجھ نا آوے ہڑی گئی بد ساری
تیری لیلا - - - - - - - - - -

تو جو چاہا سو کر دیا جو چاہا سو ہوئے
تو تو جا سو چاہا پوچھا کون جو پوچھے توئے
توئی سب کو سچر حاکم کیا او کھات ہماری ،
تیری لیلا . . . .

ہنسا تو اب لنگھن کرگا کاگن کے سرتاج
راجہ ساد کٹیڑا ہیں اور چوربنا مہراج
ارنڈ بنو باگن کی سو بھالٹ گی کیسر کیاری
تیری لیلا. . . . .

*

کوئل سُوکا گا بھَلو جے پی کو لائے سندیس
موت پیؤنی جان سو جے بھرے پیا کو بھیس

*

وے کدکا منجل مار گیا   جو اپنو بوجھ اتار گیا ،
ہے بھید کہا ایسو کیں ہے   یہ آر گیا وے پار گیا ،
جو بھولا ین کے آیا ہا   وے ہو کے گھنا سینکار گیا
ای بتپاتے سنے کہا کمرو   سب سنگی ساتی یار گیا
یہ کیسا میرا وردی ہاں   دو پل کو آیا ۔ آر ۔ گیا
وہ پھر سو بگداں مسکل ہے   جو لوگ موئے ہیں لار ۔ گیا
جو ساون ہے بی سرا نواں   وے آنسو ۔ بی ۔ بیکار گیا
اب روج بلاوو آنا کو   جب ہم نربا چک ہار گیا

سہرا سب سبن پہ بھاری ہو
یائے اپنا یا کا مار گیا

*

میں چاہوں باگن ہریالی — پھولن مہکے ڈالی ڈالی،
ساون رت میں انڈی آواں — گھٹا گھور کے کالی کالی،
مالا گیت ملن کا گاوے — جھم جھم باجاں بندا بالی،
گوری جھکتی جائے سرم سو — جب رتوائی چھیڑے ہالی،
میٹھا رِستہ میٹھا رہواں — دیور بھابی، جیجا سالی،
سب کا بالک ہنس کے کھاواں — مصری سی بوڑھا کی گالی،
ہنستی رت بھابکے باگن میں، — موہے ایسی پڑے بھیا لی،
واکو گیت سناؤ ساتھن — جانے بگڑی بات سمالی،
چندا تیرے واری جاؤں — تیں نے کالی رات اجالی
کچھ تو آگے کچھ میں آگے — باجے دونوں ہات سو تالی

پھر سہراب ہنسے پھلواڑی
من کر کے جب سینچے مالی

*

مو پہ جو بی میرو ہے — منتر اُو سب تیرو ہے
تو سب جانا پھر بی پوچھا — کیسے حال بکھیرو ہے
دل کی سن لے اب یا دل میں — لمبی سوچ کو ڈیرو ہے
ای دن کیسو دن ہے جا میں — چارو کونٹ اندھیرو ہے
جا کے مارے دنیا چھوڑی — وانے بی مونہہ پھیرو ہے
بیری بی کد ایسی کرتا — جو تے نے کر گیرو ہے
دیکھ لیا سب اب تو اپنو — گاؤں سو دور بسیرو ہے
دنیا یا دنیا پہ مر گی — دنیا دین بسیرو ہے
سانس رکی تو منتر کچھ بی — تیرو ہے نا میرو ہے
ہر کوئی بستی میں جیسے — دکھ دردن نے گھیرو ہے
چڑھتا کے سب سنگ چلانۓ — گِر تو کِس نے ایرو ہے

رکیں سرمانواکہہ دے یار   میں تیرو تو میرو ہے
کوئل ایسے کوکی ہی جیسے تیں نے ٹیرو ہے
مل لے تُو سہرابؔ سُو واکو
جوگی والو پھیرو ہے

*

جا کا من ہیں ڈُوبن کی ہے واہے پار لگاوے کون
جانے مرنا کی دھاری ہے واہے آر بچاوے کون
جو جیجمن نے آپ کرُیدے واکو دارو کون کرے
جو اپنو گھر آپ اجاڑے واہےاور بساوے کون
سو تو ہووے تو چل مانی کوئی جا رجگا دیوے
جو جاگا ہیں سپنا دیکھے واہے بھیا جگاوے کون

*

مانی تو کدی مُوسُو اجگرؔ نہ ملے گو
سُپنا ہیں کہا مو ہے تر و گھر نہ ملے گو
دل لوٹ لیو اور ہوا تک نہ لگن دی
تو سَو کوئی ڈھونڈا سو بی چاتر نہ ملے گو
چل اور کہیں ہیں سو جہاں آڈنا آدر
دنیا ہیں کوئی اور کہا در نہ ملے گو
موسَو کوئی آدھین، بھلو، پیار کو مارو
جگ چھان لے ایسو کوئی اپیر نہ ملے گو
جو اینٹھ ہیں دبوے ہے ملے پاڑ کے توڑی
ایسا سُو تو سہرابؔ بی تو بر نہ ملے گو

*

دُھوپ سُو اُجلی سوچ ہاں جاکی وَاکو ناؤں بتاوے کون
کالی رات کی اُوگھٹ گھاٹی مَنجل تک پہنچاوے کون
رنج فِکرَ کی سُول بچھی ہاں، دُکھ دَرْدَن کا جھاڑ جھنکاڑ
یا جنگل سُو کون نِکالے، سُودی گیل دکھاوے کون
کوقم کی ناؤ ڈگمگ ڈولے اور کنارا دور پرے
چنتا ای ہے ڈوب نہ جاوے یا ہے پار لگاوے کون
کرسی کی ناگن موہن کو چھیڑی بین سپیرانے
جا سُو۔ سویا ناہر جاگاں ایسا ڈوہا گاوے کون
اپنا اپنا راگ ہاں سب کا اپنی اپنی پُونگی ہاں
کہا مُنے ایسا میں کوئی، اپنی ہمیں سناوے کون

گھُر چڑھے کو بل، کس میں ڈھونڈوں کس سُو میں تسکین کہوں
کون عَقَل سُو پانسو پلٹے، یَل سو بات بناوے کون
ایسی بچودھر کون سمالے جا میں گھر سُو دیو، آئے
ٹوٹی پھُوٹی اجڑی بگڑی یا نگری میں آوے کون
پھوٹی دِلّی کیں ہورا ہو سوچو کچھ مٹ جاؤ گا
بات بنے گی رل بیٹھا سو یا ہے اب سمجھاوے کون
کھندگر جی اور نپھرت کی یا آگ میں کتنا راکھ ہُوئیا
سارا بیٹھا مُنہ تک راہاں دیکھوں یائے بجھاوے کون
بھُوکو ساعِر کوم کا دُکھ میں گیت لکھے اور سوچے ہے
کوقم تلک یہ بچاں کیسے اب ان نے چھپواوے کون
بھری سبھا میں کون، ہے ایسو، جو میری سی بات کہے
کون، اُداسا مَن ہے راکھے دل کی دھیر بندھاوے کون
مکون کہے سہراب ای سب سو جینو ہے تو جاگو یار
اَورَن سُو جو کہہ رَو ہا تو آپ اٹھے نا جاوے کون

*

اُو ساجن رُو سُو بھلو جو اَدھپر چھوٹے سات
مان کہاوا چاند پہ جو ڈوبے آدھی رات
رُت نے کتنا پیارہ سُو یہ پالا ہا جانے
یہ ٹُوٹی ڈالین پہ ہاے چُپ مرُ کرتا پات
رہ رہ چونکوں سایٔیا جب چلے رات کو باء
ہر آہٹ ایسی لگے کوئی آوے تیری جات
آنسو کیں نا پِٹیو نا سکھی جیّو جان سُو ہُوآں
پیتم پیارو دے گیو موئے دَرد کی سوگاتؔ
کہا کروں ہیں بید جی مرَو کس بِد سَو تو ہوٹے
اجلا سپنا ڈس گئی مرا کالی ناگن رات
رِنہ دَھن اور دھنوان کو مِلنَو اِی اَن میل
من پاپی بُھلوائے ہے موئے کیں میری اوکھات

لَمبا پھانٹا پڑ گیا اب گہرا ہو گا گھاؤ
بنتی اب دیکھے نہیں کچھ ایسے بگڑی بات
دھن کا بھینسا لڑ رہا اور ڈھونڈا ان کا گوال
تو سائر آدھین کی ہیں کون سُنے گو بات
گھٹا اُٹھے جب گھور کے، جب کوئل کُو کُو گائے
جب گوری دیکھوں جھولتی موئے یاد آوے میوات
گنگوانی مرد گاؤں ہو اور اب سر سنگھ رہوں
سو دَو سا دَو میٹو ہوں مری کوئی گوت نا نات

*

میت کی پیت کو منتر ہے کہ سُو کا دن میں
آنکھ ڈبری سی گھٹا بن بی تَلکَہ کا لیوے
کیسے میں پاؤں پڑوں کیسے مناؤں اُو تو
پاؤں پہ پچھائیں بی پڑ جائے تو سَر کا لیوے

*

ٹوٹو دِل پھر جُڑے سے ناہی — بنتیو ہمت مڑے سے ناہی
کد جاگو گا کد چیتو گا! — جب سب کچھ لٹوا بیٹھو گا
کھیتی سُوک نہ جائے مالی! — لوہی دے کر کر ہریالی
ہریا بیرن چگ نا جائے — کہا دھرو پیچھے پستائے
کرنو ہے جو کر ہمت سُو — مت گبھرا کائی آفت سُو
دُکھ سُکھ دو جیون کا دھارا — کیں ہمت ہارا بنجارا
کن سوچن میں ڈوبو ہا تُو — سوچ سوچ کے رووا رانو
ہمت والو جے دل نا ہے — سوچا سُو کچھ حاصل نا ہے
کھے نیّا ہے کھیون ہارا — آواں تو تک آپ کنارا
سردے کے سرداری لے لے — سب تو پہ بلہاری لے لے

سب کا دکھ ہر بکرم بن کے — چھتری روپ نا بھر باہمن کے
تن من دھن کر کوم پہ واری — کوم دیئے تو کُو سرداری
اَورن کُو دیوا تو سیکا! — آپ تو کچھ کر تو نا دیکھا
ہیں کی ریت۔ ٹھگائے ٹھاکر — پیچھے کوئی پہلے تو کر

یا ہے تو سہراب سُو کہوے؟
ای تو سب سو آگے رہوے

*

حَسَد بُگج کی دَھندھ کی آگ سو بچنو بھاری مُشکِل ہے
اُو بستی کیسے اُپجے گی، جا بستی میں پھُوٹ پڑی
ایسے نوچی ڈالی ڈالی پھول نا کوئی پات ہرو
اب کے بگیا کیسی اُجڑی اب کے کیسی لُوٹ پڑی
گونگا بہرا لوگن کی یا پنچایت میں کون سنے
میں سہراب بتاؤں کس کو کہا کیا مت ٹوٹ پڑی

*

تھانبا نات گوت سو پہلے میو کو بیٹو میرو نام
جت کو گھوڑی ماروں اُت کو دُور دور تک ہوآں سلام

میری دہشت سو دلی کا دروجا رہا بند
اونچا محلن کی اٹاری چومے مری کمند

ہریالی میں گاؤں دوہا، رتوائی اور چھند
بل دَل میں پیار سبھا میں مو پہ آواں یہ دو کام

جو کوئی موہے پیار سُو دیکھے واسُو موہے پیار
یار کے بدلے سیس کٹاؤں جان سو پیارو یار

یارن کو میں پیار کو بادل دُسمن کو تلوار
یارن کی یاری پہ واری دُسمن کو میں دلیُوں لگام

میں ہوں میو۔ میو کو بیٹو۔ میو چھتری خالص میو
مولو سارا چلم بھرا ہاں میں ہوں یا دھرتی کو دیو

سیس کٹے یا سیس اتاروں جھکتا کی موے تنا ہے ٹیو
دریا چیروں پربت کاٹوں لے کے اپنا رب کو نام

میں بلدھاری بل بھجا میں۔ میں رن مل رن جیت
میں رجپوت نبھاتے جانوں رجپوتن کی ریت

بیر پرانو ہون نادوں چاؤ سو جگ جاواں بیت
میں ساتو ہتیار سجاؤں سدا لوہ سو میرو کام

*

نیم کی ٹہنی لُمھ لُمھ جاواں چوماں تیج ہوا کا پاؤں
ساون رُت کی رم جھم برکھا، ندی کنارے ٹھنڈی چھاؤں
الٹھر جوآنی ساون گاواں، جھُول پٹی ہاں باگن میں
اے پر بالم تو بن جیسے اُجڑو جنگل، سُونو گاؤں
کیسے دَو دَو دکھڑا جھیلوں، سندر موسم سونی سیج
ایسے میں من کیسے سمجھے گدرائی رُت، بھاری پاؤں
بھولو نسی مُو سُو پوچھے پاتی کس کے ناؤں لکھوں
دل بی چاہے لاج بی آوے کون بتاوے تیرو ناؤں

۱۵ رمئی ۱۹۷۶ء

*

نندیا بیرن چھل گی، سووے بنگلہ پہ مہراج، ہمارو
بنگلہ پہ مہراج، پلنگ پہ راج
ارے کوئی ہیلا دیجو رے   ارے کوئی جار جگایو رے
آدھی ڈھل گئی، جنگل میں کوئی رتوائی سی گائے
ایسے جیسے ہالی کوئی ہل جوتن کو جائے
میرو ہالی سوئے تھرڑی پہ کون بلا کے لائے
ای سمت او جھونا آسے جے کھو دنیو آج
بجاں گھونگرو جیسے ناٹو او کس پا کس ہوئے
کھلی چاندنی، کھیت بلاواں، ہالی میرو سوئے
پھول سا تن ہے دنوں، راتو چاٹے غم کی لوئے
مہندی مانگاں ہات نند کا چھیئے بھاری داج
نندیا تیج ہل بھال سمالو، پاٹی کی لی گیل
جن کا گونٹرا سودا، ان کا ڈنکل ماراں بیل

*

کہا کروں میں ڈہلا پہ مرو سوئے تھرڑی ہیں پہ چھیل
لپ جھپ جھالا دیئے بجلی بدرا تو بھی گاج
ارے ناسی بدرا تو بھی گاج
آری میری نند موٹیڑی، آچھوٹی سی جان
کہا سُنے او ٹیر سمے کی جا کا بہرا کان
تو رو رو کے کوک نندیا موہے آوے لاج
کوٹیلیا موہے آوے لاج
پپیّا موہے آوے لاج
موٹڑی موہے آوے لاج
سوچوں تو ہر دو بھر آوے اور من بھاری ہوئے
کہا بتاؤں کیسا کیسا سپنا بھاوے ہاموئے
ہیں مہرانی محلن بیٹھی جاتی دیکھوں تو ٹے
ہات ہیں چھنٹک، مونچھن چھلا سیس مکٹ سو تاج
کچیڑی جار رہے مہراج

خلقت سبس نواتی آوے، راجا کراں سلام
سُورج کو مُنہ دیکھے دنیا لے کے تیرو نام
میرو چھیلا، نیچ ہیں بیٹھوات اُت پھراں غلام
ٹوٹ گیا وے سُندر سُپنا کہتے آوے لاج
ہمارو بنگلہ پہ مہراج، پلنگ پہ راج
ارے کوئی ہیلا دیجو رے ارے کوئی جار جگایو رے

*

میری نندی کا کا بیرا رے۔ باگن میں، باگن میں کوئل بولے
ساون آیو رے تو بن۔ تو بن۔ جیا ڈولے
میری نندی کا بیرا رے۔ ساون تو۔ ساون تو آگ لگائے
باری سوجھا نکے رے۔ بیری چندا۔ چندا تو جیا جلائے
میری نندی کا بیرا رے۔ بیری تو۔ بیری تو جگ سارو،
جینو ہیو محال گھنور رے۔ گھنور رے سمت بھارو !،

*

پیت مَرِیت تو سُپنا ہو گی ای دَارَو او داری ہے
جاکی لاٹھی واکی پاٹی ٹھاڈا کی سرداری ہے
من لے کے من دَیوے کوئی، تن دے کے دھن لیوے ہے
ای دھرتی ہے ہاٹ سَٹیٹی سَب دنیا بوَپاری ہے
دیکھ جُمانو کیسو آگو، ناری ڈولاں چھیل بنی
اور چھیلا کی چال مٹکواں جیسے کوئی ناری ہے
بُرا بھلا ہے کون پہچانے پابڑ دوس مچارا ہاں
جاکے ہَتھّے گیند چڑھی ہے اب تو وہی کھلاری ہے
کال تلک چل اِتنَو تو ہو کچھ بھوکا پہ کچھ دھاپا ہا
اب کیسے گُجران ہوئے گی آدھی ہے ناساری ہے
سات اب سُولَن کو پھندو، جیل ہے لاٹھی چارج ہے
یا پھندا ہے او ہٹکا وے جاکی ناڑ کھُجاری ہے

جب یہ میٹھی بولی بولاں کانن ہیں رَس گھولاں ہاں
نوں سمجھوتم واسمت ہیں ووٹن کی تیاری ہے
گھر کی کھیرُ کھبرُ پوچھاں اب وہ جو کال ای کہوے ہا
گیرُ جروڑی بات نہ ہَوسے ای دَورَو سِرکاری ہے
گنواوئی تو گِنتو مُسکل کھول بتاؤں کہا کہا
ہیں تو موٹی سی ای جانوں باڑ کھیت ہے کھاری ہے
دھن پیت کے تو مونچھن چھلاً مَندَو حال گرئیا کو
یا کا گھر میں آگی ساری جگ میں جو بیماری ہے
مرجاوے نو کفن کا لالہ، کفن ملے تو گور نہیں
تم جینا کی لے ای ڈولو، ہیں مَرنو بی بھاری ہے
دَیا دَھرَم تو ایسے مٹ گو جیسے کھوج ہو پانی میں
سائیں جانے کہا بنے گو دنیا کت کو جاری ہے
سبی دکھی ہاں جا ہے دیکھو ہی رَوجنا رَوَ وے ہے
گھر گھر یہ مٹیالا چولہا، گھر گھر ای بیماری ہے

تیں نے بنک سو لینو ہو جو پیداوار بڑھاون کو
کے تو دے سرکاری کرقجو، نا تر کڑکی آری ہے
یا کی مٹی ٹھنڈی کیں ہے یا کو بی کچھ پانی پان
اُو تحصیل کو چپڑاسی ہو ای اصلی پٹواری ہے
یا ہیں ہیرا سَرَم کائیں کی، کچھ دے کے کچھ لینو ہے
نا دیوو تو اگلے سمت جماں تمَن پہ بھاری ہے
واسے کہاجے وانا ناہاں کَنتر نا ہے بہرن کو
گائے بھونک یا بکری بیچا ای نو سودا کاری ہے
کھری کھری تو کہا میو جی ای کوئی اچھی بات نہیں
بچ کے رہیو تو کُو دنیا دانن نے پیناری ہے
نا کائی کا بُرا بھلا ہیں نا کینو نا دینو ہے
اب ای سوچ کے بیٹھیا ہاں ہم اب ای دل ہیں دھاری ہے
تو سہراہے باؤلا بھائی اُن کو گھاؤ دکھارَو ہا
جن آندھاں نے ای نہ دیکھے چندا ہے کہ تاری ہے

*

آپ کھودنو اور کہنو ای سب کرتار بجادو ہے

تو سُونا ہے جتنا بی ہاں یہی سَین کو دھارو ہے

ہُونکارا بھر بھر کیں اپنی رکھا پہ بہتان دھرا

یہ تیری کر تُوت ہاں اپنی جو کینو سو پارُو ہے

تو نا اوٹا تو مت اوٹا، دنیا تو سب جلنے ہے

جو کچھ تیں نے بیجو سو کچھ تیرے آڑے آرو ہے

پل میں تولہ پل میں ماشہ تیرو بی کچھ انت نہیں،

پل میں اِت کو پل میں اُت کو دل ہے کہ ای پارو ہے

جو مِل رو ہے لینا کی کر، جو مل جاوے کھیر منا

ہیں تو بندر بانٹ ہے لالہ آدھو ہے ناسارُو ہے

*

چٹنی روٹی کھاکے بی جے بڑے ناپوری کہا کروں

بالک ماں سو رو رو مانگاں میٹھی چُوری کہا کروں

ٹوٹو ہل، بوڑھی سی بدھیا، تھوتھو بیج اور دھرتی بانجھ

گھر میں نا ہے پھوٹی کوڑی جمع جروری کہا کروں

بھوکی ماں کے دودھ نہ اترے بالک بھوک سو بھپیاوے

کس کا گھر ہے چھوڑوں جاکے اے مجبوری کہا کروں

چھ سو میں جو کرے گجارو اچھو ہرے، اچھو کھلے

لاؤں کہاں سو ڈھونڈ کے ایسی نار سہوری کہا کروں

گیتن سو کد پیٹ بھرو ہے کام کرا سُو بات بنے

میں ساعر ہوں میرا لبں کی نائے منجوری کہا کروں

کو سَن سونپتی تو یا ہے جیسے تیسے کم کر تو

یہ سہراب دِلن کا پچھا نتاں من کی دوری کہا کروں

*

کس کے دوارے جار پکاراں تم بن کون ھمارو
کس کے آگے ہات پسارے منگن ہار تہارو
دکھ دَرْدَن کی پینٹھ اٹھی ہے ڈولو جائے کنارو
کد کی کھائے جھکولا نیّا اب تو پار اتا رُو . . .
کوپ کلپ میں اترو جاوے آس کو ٹوٹو تارو
چاندسا مکھ ہے دیکھوں توہوئے من آنگن اجیاؤ
ایک جرا سوجیو ۔ دکھن کو انت نا کوئی حساب
ایک تنک سی جان کو میرِی لیگرہے جگ سارو
آسا ٹوٹی کِسمت پھوٹی ۔ چھوٹا جائیں پران
مہر کرو تو سلے اب بی دکھ درون کو مادو
چندا چومے پاؤں تہارا ۔ تارا بچھ نیچھ جائیں
سنگ سنگ براق چلے جب ۔ امبر لئے بلادو

*

مانی توکدی مُوسُو اجگر نہ ملے گو
سُپنا میں کہا موہے ترو گھر نہ ملے گو
دل لوٹ لیو اور ہوا تک نہ لگن دی
تو سَو کوئی ڈھونڈا سو بی چاتر نہ ملے گو
چل اور کہیں ہیں سو جہاں آؤنا آدر
دنیا میں کوئی اور کہا در نہ ملے گو
موسُو کوئی آدھین ، بھلو، پیار کو مارو
جگ چھان لے ایسو کوئی ایپر نہ ملے گو
جو اینٹھ میں رہوے ہے ملے پاڑ کے توڑی
ایسا سُو تو سبرا ب بی تو بر نہ ملے گو

بجلی سی تلوار چمکتی ، ناگن، سی کرپان بھی ہاں

کون ہاں یہ

رِکت سُو آیا ہاں

رِکت جاونگا

مو ہے تو یہ دشمن دِیکھاں

دھاڑ لگے ہے .

دھاڑ سکھی ری .

دھاڑ ہے ای تَو

کہا ہُویَو ای

کہا بنے گو

کھا لی ہات بَراتی سارا

اور دُسمن کی دھاڑ گھنی

دیکھ سکھی ری

دیکھ تَو میرا لیلٰی کا اسوار مہیں

دیکھ تَو

ولنے

سَھَرو الٹو

بانہہ چڑھائی

باگ لپیٹی کاٹھی کے

ایڈ لگائی

ہنٹر مارو

گھوڑی ہے کہ تیر چھُٹو ہے

پَوَنَ چلی ہے پون سو آگے

دیکھ سکھی ری

سَینپٹ دوڑتی گھوڑی پہ

او کھڑو ہویو

لے

آدھو جھک گوَ

دھاڑ بی آگی

سَینٹ ، پَینٹ ہاں

دیکھ سکھی ری کیسو جھپٹو

جیسے باگھ ہرن پہ جھپٹے

دھول کا بادل چوگرد گھاں کو

کچھ نہ دیکھے

ہائے سکھی ری

بہلی وان یا بہلی ہے کیس گاؤں مہیں لے جارو ہے

کیسے روکوں

لاج سی آوے ۔ کیسے بولوں

تو روکے نا

یا سو کہہ دے

اُت کو لے چل

جت سُو مو ہے

سہرا کی لڑ پھر سُو دِیکھاں

اَو جھُو

وائے جھپٹو دیکھوں

*

جب مَن کی ندی ند چڑھے وہ جائے پریت پال
اِکسارا ہو جات ہاں کیا کھڑک کیا کھال
نیو پکھیرو کہہ رہو پنجرہ ہے جنجال
ہو لے ہو لے ایک دن ای پڑ جائے گو ڈھال
پالن کروا بات کو جا سُو پہنچے پھیچ
جاکو ۔ دارو نا ملے تو ایسو دُکھ مت پال
جا دیوا ہیں تیل نا واکی سوبھ کہا
بوجھ رہے کیں ٹانڈ پہ وائے گوم دیوتیاں
جاکی اُونچی لوٹے سونگری روشن ہوئے
من کی میٹری جب سجے کوئی ایسو دیو وبال
گیلو؟ یا گیل یں کانٹا بوگی رات،
جے منجل کو دھیان ہے تو پہلے گیل اُجال

بنجارا یا ڈہر میں ناچاں کالا بھوت
گھور اندھیری رات ہے تو سورج نیو لکال
منتر رنگت پیت کی سنگت کا سب روپ
ڈس گی ڈاکن ہوش کی کھا گو بیری کال
دل بھینتر کی کہہ رہا بگڑا بگڑا طور
دیا برابر ہو گئی مونہہ تک آئی گال
پنتھ نکھرے دھوب سُو دھو کے اُجلو ہوئے
ڈھیم نہ اُجلے باؤلا چاؤ جمنا جار کھنگال
دل کی دلّی لٹ چلی لوٹے گم کی دھاڑ
آکسمت کا بھُت کھاں اب بگڑی باتسمال
کہا بتاؤں میوؔ جی چاٹ چلی ای سوچ
بجے اب کے پانی چڑھو ڈھگی رہے نہ پال

*

کہوے کچھ اور کرے اور کچھ ایسا کو اتبار کہا
جو منہ دیکھا ٹیکا کاڑھے ایسا یار کو پیار کہا
اب جا کا کوٹھی میں باسا اب جو کارین گھومے ہے
مو ئے ملے تو پوچھوں وا سُو پیار بی ہے بوپار کہا
دل ہارے تو نیند نہ آواں دل جیتے تو دنیا جائے
میت پیت کا کھیل نیا راجیت کہا اور ہار کہا
میں سُونی بیٹرک سُوہٹ کے کیکر نیچے بیٹھو ہوں
جو آوے سو موہے دیکھے ہیں بی ہوں اکھیار کہا
اُو جا کا دل میں تیری چاہت کا سوتا پھوٹ پڑا
واکو رستو روک سکے گی ماٹی کی دیوار کہا

موسی چپ چپ ڈولاں یہ بی نا بولاں نا بات کراں
موسنگ تیرا کھوج میں رکلی ہاں ہر تن کی ڈار کہا
نا تو بولا چالا ہم سُو ۔ نا اب آوا جاوا ہا
بھول چوک جے ہو جاوے تو ماف نا ہووے یار کہا
موئے دیکھ کے یاد کائی کی بید جی اے بی آ گی ہے
چُپ کیں ہو گو بولے کیں نا ای بی ہے ۔ بیمار کہا
گھڑی پلک میں دم رکاوے جے اب بی نا آنو ہوئے
میرا مرنا تیہچھے تو ہے آوے گو اتبار کہا
بھری سبھا میں سمجھی نا ہے کائی نے بی بات مری
میرو سارو کرو کرالو ، جائیگو بیکار کہا
ایک تجرا سو گھر چھیئے ہے کچو پکو جیسو ہوئے
مرنا تیہچھے رلّی کیسی ۔ ماٹی کی دیوار کہا
بیچ اکھاڑے بیٹھ بیٹو ۔ جی سائیں سو لو لگ ری ہے
تیرو رنبو سمجھنگا یہ پاپی دنیا دار کہا

*

تو بن ساجن ایک پل چین پڑے نا موئے
ایسو دردی کون ہے جو لے کے آوے توئے
جن کا دنڑا کھل گیا وے سوواں رات اچیت
اُن کو لکھ دیو جاگنو ، بھیا قسمت جنکی سوئے
کوپ کا پ چو اور ہے کوئی رتوائی ای جھیڑ
اُجلا دن کی باٹ میں اِن راتن نے کیں کھوئے
تو روَوا اور جگ ہنسے اُلٹو ہوئے کلیس
رونا سُو حاصل نہیں تو کائیں باور تم روئے
تم تم کد سُو جل رہو یا تم تم جلنا ئے چھوڑ
اونچی کر اکاس تک اب دل دیوا کی لوئے
یا میں کچھ بھونٹی نہیں کھند کہہ گو رب رحمان
آپ جو اپنو نا ہُو یو واکو اور ہوئے نا کوئے

کون تہارے آٹیگو نا بڑسی نا مانگ

اپنی کھیتی چھوڑ کے بھیا کون تہاری بوئے

یا جیون کی گیل میں تو سنگی کوئی ڈھونڈ

کتھ گایا ہے کتھنیا میتوجی بھلا ایک سو دوئے

بیڑی سمندر ڈار کے تو لنگر دے سب کھول

واسائیں کو سونپ دے پھر جو ہوئے سو ہوئے

بستی تج دی میتوجی بن میں باس کرو

ناواکو گھر دیکھئے نادل کو دکھ ہوئے

*

میری نندی کا بیرا رے ۔ من میں تو۔ من میں تو توئی بسے ،

سونی میڑی میں ۔ تو بن تو ۔ تو بن تو سیج ڈسے ،

میری نندی کا بیرا رے ۔ ندی تو ۔ ندی تو امڈی جائے ،

کیسے آؤں تو تک میں ۔ کچھ بیس ۔ کچھ بیس نا میری جائے ،

*

بڈا ۔ سیانا کتھ گایا ہے

گادڑ کی جب دسا بگے

گادڑ کی جب ہونی آوے ۔

جنگل سوئیں پیٹھ کرے ہے ۔

گاؤں مہیں کو دوڑے ہے

انگریجن کی ہونی آئی ، وسا بھی

تو

راسینا پر چڑھ دوڑا

اُن نے سوچی ۔

اب ہم پورا ہندوستان کا مالک ہاں

اب ای دیس ہمارو ہے ۔

اب ہم یا کا اَن داتا ہاں

اب ہم یا کا حاکم ہاں ۔

یا میں جتنی کوقَم بَسا ہاں

سبی ہماری چاکر ہاں۔

ساری ہم کوسیس نِوا واں

بھیٹ دیاں

اور پھر سب نے

سیس نوایو

بھیٹ بی دی

ان میں بس میوات بچی ۔

راسینا کا میئو

چودھری گیانی کو بی

انگریجی سرکار مہیں سُو

وردی والو ۔ ہلکارو

ای چِھٹی لایو

تم بی آ کے سیس نِواؤ

تم کو بی جاگیر ملے گی ۔

کھُدمَت کا تمگا[غ] کے ساتھ

چھٹی پڑھ کے

گیانی کے تو آگ سی لگ گی

سنِگھ سو دَڑ کو

پاگل ہاں وے ۔ مودکھ ہاں۔ دیوانہ ہاں

جانا ہا تو

ای میوات ہے

یا میوات کی ریاست میں

میو چھتری رہواں ہاں

میں گیانی ہوں ۔

راسینا کو میئو چودھری

ای بستی راسینا ہے

جانا نا ہا

راسینا کا میتو چھتری

وے جن نے جو راسی توڑی

وے جن نے بھونڈ وسی پھونکی

ہاں ۔ ہم ہاں وہ

راسینا کا میتو چھتری

میتو چھتری

بھبیٹ لیاں ہاں

دیواں نا ہاں

کہدے اُن سُو — تو سو گوَلا.

جن نے سِیس نِوا نو سیکھو

اُن گوَلاں کو نمگہ دیواں

ان کو ای جاگیر دیاں

ہم نے سیس کاٹنو سیکھو

یا پھر

سِیس کٹاواں ہاں

تو سرکار کو گوَلو ہا

تو سوَ تَو میں کہا کہوں

تَو تُو یائی میں اچھی ہے.

جے کھانو ہے ۔ کھالے ۔ پی لے

اور چلو جا ۔

ہرکارو

اُلٹے پاؤں ای دلّی آیو

سیس نوایو

اور پھر وانے

نون لگا کے ۔ مرچ لگا کے

سب کچھُ کہہ دی

ای سُن کے

انگریج بہادر جَل بھُن گا

بانچھرتا ڈولاں

حکم دیو

بس دیر نہ ہووے

راسینا ہے کنکہ ٹولی کر کے چھوڑو

سچی کہہ گا بڑا بوڑھلا

گادڑ کی جب دسا یکے ہے ۔

گاؤں مہیں کو دوڑے ہے ۔

انگریجن کی دسا بکی ۔ ۔ ۔ ۔ تو ۔ ۔ ۔ ۔

راسینا پہ چڑھ دوڑا

وے جانے ہا

میو نہتا کہا لڑنگا

کہا ہوئیگو ان میون پہ

بلّم ۔ برچھی ۔ سیل ہوئوں گا

پولادی

بجے بہت کری تو

توڑے دار بندوق ۔ توپ ہاں

ہم

ہم پہ بندوق ۔ توپ ہاں

گولا اور بارُود گھنو ہے

راسینا کا گھیرا کر کے

پھونک دئیں گا

کچل دئیں گا

پیس دئیں گا

میون کی اوکھات کہا ہے

اور

میوات بی پوری نا ہے

راسینا ہے ۔

راسینا بس

کہ یا کا دو چار گاؤں ہاں

امیچند کا کہنا موجب

جے وے تین سو ساٹھ گاؤں ہاں۔

وَل تو بھی کیا

- - - - - -

جانے

دل میں کہا کہا۔ وے سوچے ہا

ایپر - - - - یہ سب سُپنا ہا

- - - - - - - -

جُھنجھ ہوئی

اور

انگریجن کو دلی لینی بھاری پڑ گی

جانے کتنا کھیت رہا

جانے کتنا ہول سُو مرگا

جانے کتنا کیڈ ہویا

بُھیترا دِن ہوَل کے مارے اوندھا سویا

پھر اُن نے کچھ اپنا توڑا

میٹو نہیں۔

کچھ اوڑ پاس کا

" بھارت ماتا " کا ای جایا

وا دھرتی کا۔ وائی دیس کا۔ لوگ ہا وہ

وہی لوگ ہا۔

جن کے بدلے

میو چھتری

انگریجن سُو دلّی تک لڑیا یا ہا

ان نے ای

ہاں

ان اپنا دیس کا لوگن نے ای

انگریجن کو ساتھ دیو

اور راسینا پہ چڑھیایا
سیچی کہہ گا
ایسا ییں بل کہا بنائے
جب اپنا دسمن ہو جاواں
دسمن پہ کیا پار بسائے
سیچی کتھ گا
گھر کو بھیدی لنکا ڈھائے

جب اپنان کا بل سو
دسمن انگریجن نے
راسینا سر کر لینو
راسینو کچّا پہ کر کے
انگریجن نے اپنا دل کی ہونس مٹائی

میں سوچوں ہوں
تم بی سوچو
راسینو کچّا پہ کر کے
انگریجن نے ہانگی ہے
ان نے تو یہ مُہر لگا دی
کہ
ہم بی
ہم
سات سمندر پار سو آون والا بی
جن کی چھنٹی ساری دنیا ییں بج رہی ہے
ہم یا بات ہے مان گیا
کہ
یہ میوات کا میو چھتری
جودھا ہاں - بلدھاری ہاں
دس، دو سے تُو بھاری ہاں

کون نہ جانے
بابَر جانے
بِلّبن جانے
سب جاناں ہاں
ہم میوات کا میو چھَتری جودھا ہاں بلدھاری ہاں
ہم جی دار کھِلاری ہاں
سبھا ہوئے تو نرم پھول سا۔ رن میں ہم دو دھاری ہاں
ہم میوات کا میو چھتری جودھا ہاں بلدھاری ہاں

*

میری نندی کا بیرا رے۔ ڈبری تو۔ ڈبری تو ٹکر کا لٹے،
پھنسی ہیں تو جوکھن میں کیسے آؤں، کیسے آؤں میں ترے پیٹے،

*

رَوشنی دِن کی بی وا رات کی جاتی نِکلی
جائے میں اپنی سمجھ رَو ہو پرائی نِکلی
پوُر سِلگا کے جَلا تو رہو جارات ہے میں
او ای ناگن مِری تقدیر کی سیائی نِکلی
میں کہاں ڈوبتو اِتبار ڈبو گو مو ہے
گھاس جانے ہو، دَھرا پاؤں تو کائی نِکلی،
تو ئے میں بھول گیو ہوں تو بتا کیں پھر بھی،
آپ سُو آپ سدا تیری دہائی نِکلی،
بید جی رات بُلاوَن کو بُلایا ہا تم،
موت کی بات میں بیٹھو ہوَ کے آئی نِکلی
ڈھونڈ تو ڈولے ہو، بیکار کو جیون بوٹی
بس تو سہراب ترا دکھ کی دوائی نِکلی

کہوں تو کیسے کہوں کون ہے کہوں جا سُو
اداس دل ہویو تو بن اچاٹ دُنیا سُو
پران میرا ابھی چھوٹ چھوٹ جا رہا
پڑی ہے جان سی تن میں تہارا آیا سُو
پرائی چاند سی صورت کی چاندنی ہوگی
کری ہے دوستی ہم نے بی اب اندھیرا سو
جو تیرا دل میں سمانٹیں ہے کہہ بی دے کھل کے
سنی ہے میں نے کہ دکھ بھلو ہے دھوکا سو
اداس کیں ہویو سُن کے مری کہانی ہے
کوئی تو تیرو تعلق ہے میرا رونا سو
دوا کی آس کہا ہون یار ہون جہاں
کرے نا بات بی کوئی دکھن کا مارا سو
کرا سو بات بنے گی کرو تو ہو جاوے
لگے نا پار تو ناؤ کدی بی سوچا سو

سِیس کٹاواں ہاں

تو سرکار کو گوکو ہا
تو سو تو میں کہا کہوں
تو تُو یائی میں اچھی ہے۔
جے کھانو ہے ۔ کھا لے ۔ پی لے
اور چلو جا ۔
ہرکارو
اُلٹے پاؤں ای دلّی آیو
سیس نوایو
اور پھر وانے
نون لگا کے ۔ مرچ لگا کے
سب کچھ کہہ دی
ای سُن کے
انگریج بہادر جل بھُن گا

بانپھترا ڈولاں

حکم دیو

بس دیر نہ ہووے

راسیناہے کنکہ ٹولی کہ کے چھوڑو

سبھی کہہ گا بڈا بوڈھلا

گادڑ کی جب دسا بکے ہے۔

گاؤں مہیں کو دوڑے ہے۔

انگریجن کی دسا بکی ---- تو ----

راسیناپہ چڑھ دوڑا

وے جانے ہا

میتو نہتا کہا لڑنگا

کہا ہوئیگو ان میون پہ

بلم ۔ برچھی۔ سیل ہوئوں گا

پلولا دی

چھیل چھبیلو پیا   رنگیلو میرا من ہے بھائے

رعب داب کو ایسو جا سو کوئی نا آنکھ ملائے

مو سُو پیارو کوئی نہ واہے مو پہ مَر مَر جائے

میں تو البیلا کی نار چھورا رتھ والا

*

گھر بار بہارو ہے

کہتے ہر ماؤں موہے پی جان سو پیارو ہے

سکھی سر مو ساروں ری

میں تو پیا پیارا پہ ساری دنیا واروں ری

کہیں چڑیا بولے ری

پچپ چپ کیں رہوے پیا بھید نہ کھولے ری

دل سوچ نے گھیرو ری

پچھیل کہاں جا دبکو۔ میرو چو تھو پھیرو ری

*

آجو باجو مبو کھڑا ہیں بیچ کھڑی گھبراؤں
ہو سیاں، ان سو کیسے ہیں جان چھڑاؤں
یا باجو پہ گورو چھورو بانکو چھیل چھبیلو
یا باجو پہ میو دیو سو کڑ تو یا کو ڈھیلو
واکی بانکی چال پہ یا کا ہنسنا پہ مرجاؤں
ہو سیاں۔ ان سو کیسے میں جان چھڑاؤں
یا کا سر پہ چھینٹ کو پھینٹو موچھن واکے چھلّا
من میں آوے گوری ان سو کھیل دمنٹر بلا
سر من مر مر جاؤں کیسے من کی بات بتاؤں
ہو سیاں۔ اِن سو کیسے ہیں جان چھڑاؤں
یا کے کندھے لال دو سالو۔ واکے پاؤں بناتی
کھیلوں اِن سو ڈھائی ڈھوکلو، کھیلوں آتی پاتی
جی کہ رو ہے کھیلن کو میں کیسے گھر کو جاؤں
ہو سیاں، ان سو کیسے میں جان چھڑاؤں

اُو سپنا میں آوے اور ای سون نہ دیوے موٹے
میں ہوں چھوری گیر جات کی بلنو کیسے ہوئے
جو کھن میں ہے جان جرا سی تم لُو کہا بتاؤں سے
ہو سیّاں۔ ان سو کیسے ہیں جان چھڑاؤں
دل پاپی کس کا کابو میں۔ من پہ کس کو جور
اُو پر سُو تو دول مچاؤں بھینتر میرے چور
چور تو میرا اپنا من میں اُن نے چور بناؤں
ہو سیاں۔ ان سو کیسے میں جان چھڑاؤں
جت کو دیکھوں اُت کو دیکھے ایک سُو ایک ملوک
توں چاہوں بس دیکھی جاؤں بھگے نہ من کی بھوک
سمجھے نا من بیری میرو بھتیرو سمجھاؤں
ہو سیاں۔ ان سو کیسے میں جان چھڑاؤں

*

پاون پڑ رہی سانٹ نیوری جھالا دیئے جھنجیر
جا چھوٹی سی نندیا کا بیر. لگے ہے موہے جگ سونو۔ آجا ۔ آجا ۔
جا ۔ آجا۔ آجا چھوٹی سی نندیا کا بیر لگے ہے موہے جگ سونو

میڑی اُوپر بیٹھی دیکھوں تیری گیل مَہیں
ہرنی بن کے بھروں چوکڑی جے توئے پاؤں کہیں
ساون رُت کی برکھا ییں ۔بی جھلسو جائے سریر
آجا چھوٹی سی نندیا کا بیر لگے ہے موہے جگ سونو ۔آجا ۔ ۔
آجا رے ۔ آجا

لپ جھپ جھالا دیئے بیجلی چندا مارے سین
تارا گِن گن ہار گئی میں لمبی ہو گی رین
ٹھنڈی پون چلے تو لو ہی پیئے برہ کو تیر
آجا چھوٹی سی نندیا کا بیر لگے ہے موہے جگ سونو۔ آجا۔
آجا رے بیری آجا

*

اُت کو برسے بدرا چھم چھم اِت کو برسیاں نین
ہر دے مجھیتر آگ برہ کی پھونکے من کو چین
من بھایو پردیس تہارے کون بندھاوے دِھیر
آجا چھوٹی سی نندیا کا بیر لگے ہے موہے جگ سونو
جگ سونو ۔ جگ سونو۔ سونو

جی اِی مانگے سانجھ ڈھلے جب میڑی اُوپر جاؤں
میڑی کا درو جّا ییں۔ میں توئے ملکتو پاؤں
ساون جاسیاں کے آگے میرا دُکھڑا نیر
آجا چھوٹی سی نندیا کا بیر لگے ہے موہے جگ۔ سونو
آجا چھوٹی سی نندیا کا بیر۔ آجا رے۔ آبی جا۔ آبی جا
آبی جا۔ نا سی آبی جا۔ بیری آبی جا۔ آبی جا۔۔۔

*

ایک تو تیرو روپ دھوپ سُودا پہ ہار سنگھار
لہرا کے بل کھا کے چلنو نکھرا لاکر ہجار
جب جب تو ہے دیکھوں میرا دل میں اٹھے ہلار
گوری دکھیو نجر لگ جائیگی ۔ میں نا چاہوں اپر لگ جائیگی

موٹا موٹا نین کٹورا جیسے بھری سراب
گورا گورا گال گلابی جیسے پھول گلاب
گھونگٹ تیرو کھل کھل جاوے دانتن میں لے داب
کاٹی بھونرا اے کھبر لگ جائے گی

چندا تیرو روپ چرائے تارا مانگاں لوئے۔
جو توئے دیکھے واکو تو بن جینو کیسے ہوئے
تو بن گوری پل پل کٹنو مسکل دیکھے موئے
توئے آنا ہیں عمر لگ جائے گی

سوچن میں تو سانس میں تو تن من تیرے نام
سونو بھولو سپنا گھوگا لٹ کو سکھ آرام
سارا جگ کا دکھ دردن کو دل میں ہے بسرام
میری ہائے سو ڈر لگ جائے گی

گوری تو ین من پاپی ہے جینو نا ہے راس
سانس کی ڈوری ٹوٹ چلی ہے ٹوٹی جائے آس
بیرن تو ہے مو دکھیا پہ کیں نا آئے تراس
لڑکی ۔ ایسے مت کہوا کوئی مر جائے گی

پیتم پیت کی گرمی ایسی جھلسو جائے سریر
جب جب آوے یاد تہاری جائے کلیجو چیر
تیکھا تیکھا بس میں ڈوبا یہ بولن کا تیر
مت مارو بھنور لگ جائے گی،

*

چھپے نا موسو پیت سکھی بری ہے جگ کی ریت سکھی
ہوئی کد پیت کی جیت سکھی یہی ہے جگ کی ریت سکھی

رنگی میں ایسی پی کے رنگ سہیلی دیکھت ہووان دنگ،
نینہہ میں تانبو تپنتو رنگ برس رہو باہر سیت سکھی،
برہا رات نا کاٹی جاوے بیرن روپ ہے چاٹی جاوے
کھائی برہ کی پاٹی جاوے ملے موئے کیسے میت سکھی
چھاتی پہ سل بنی جھنجیر چھن چھن جائے کلیجو چیر
ہردے اگنی، آنکھن نیر رہی نوں جوانی بیت سکھی
پیار کا سمت سپنا ہوگا کہاں نصیبا جاکے سوگا
موتی بالو ریت ہیں کھوگا لگی ہے کس کی نیت سکھی
ساون آیو جھولاں چھوری گاواں، گاؤں کی الھڑ گوری
میرا بول تو ہوگا چوری
گاؤں میں کیسے گیت سکھی

*

بے دردی سونیہہ لگا بیٹھی میں تو چوٹ کرجوا پہ کھا بیٹھی
جاکا دل میں ناپیار جرا مولو دکھ دیوے ہے روج بنا مولو
واسو پل کے ملو کہا مولو کیں ایسا سو پیار ہویو موہے
کیں ایسا ہے دل میں بسا بیٹھی بے دردی سونیہہ لگا بیٹھی
من پاپی رے میں نے سمجھایو، تو پیار کی نگری مت آیو
میٹھا بولن پہ مت جایو، من مانو نا میں بھول گئی
والو اپنو آپ ہرا بیٹھی،، بے دردی سونیہہ لگا بیٹھی
دن ہنستے گاتے جارا ہا،، موئے ساون بھادو بھارا ہا
موئے سندر سپنا آرا ہا،، میں تو من کا آر بکا وا میں
راتن کی نیند گنوا بیٹھی بے دردی سونیہہ لگا بیٹھی
میں جانے ہی او آوے گو میرا سپنا جانے لوٹ لیا
والو من کو محل سجا بیٹھی بے دردی سونیہہ لگا بیٹھی
میں تو چوٹ کرجوا پہ کھا بیٹھی

*

میرو بہہ گو کجرو آنکھن کو — موئے بھاوے نا سمت ساون کو
نوں جانوں لیس روٹی جاؤں — کاٹی کل بی چین نہ پاؤں
بھید بتاؤں کس کو من کو — میرو بہہ گو کجرو آنکھن کو

منتر تو ہے کون بلاوے — چگ رہی ہریا کون اڑاوے
اڑ گو روپ سو کھیتن کو — میرو بہہ گو کجرو آنکھن کو
ٹوٹی جاوے دل کی آسا — ہم کو دلیوے کون دلاسا
ای سمت میٹھی باتن کو — میرو بہہ گو کجرو آنکھن کو

کون مناوے کس سو روسوں — کت جاؤں میں کس سو پوچھوں
گیو کہاں اجالو آنگن کو — میرو بہہ گو کجرو آنکھن کو
رات کٹے تو دن بیتے نا — پل پل جیسے سو جگ بیتا
بوجھ چھلے نہ مو پہ جوبن کو — میرو بہہ گو کجرو آنکھن کو

*

برس بدریا چھم چھم چھم چھم — دیکھے ناہی مو ہے بالم
موسنگ تو بی رو دکھیاری — میں برسن سو رو رو ہاری
میرا من کی آگ بجھا — بدری کھل کے برسی جا

سر سر ٹھنڈی پون چلی ہے — میرا من میں آگ لگی ہے
سونی سانجھ کو گھور اندھیرو — آیو ناہی بالم میرو
میرا من کی آگ بجھا — بدری کھل کے برسی جا

باگن کوک رہی کوئلیا — چھل گو یا ہے کوئی چھلیا
کوک رہی کوئل کوکی جا — ڈال پہ بیٹھی سوکی جا
میرا من کی آگ بجھا — بدری کھل کے برسی جا

بول پپیا دکھ رتوائی — دکھ بوتی ساون رت آئی
ٹوٹ رہو جیون سونا تو — آنو ہو تو تو آجا تو

بیٹھی بھول کے آس لگا بدری کھل کے برسی جا
میرا من میں آگ لگا پھونک دے موہے راکھ بنا
بدری کھل کے برسی جا موسنگ تو بی رو دکھیاری

*

کہیں باجو باجے ری
ساسو مولو نام دھرے، ہیں نار ہوں ساجے ری
پیا دور براجے ری
دھک دھک دل ہووے، جب بادل گاجے ری
میرے پاؤں بناتی رے
گیل ہے جانوں ناپیا چل کے آتی رے
پڑی دُور درانتی اے
پوچھی نہ بالم نے دکھ دل کا سناتی رے
ہیں نے سیج سجائی رے
آیو نا اب تک بی میرو پی ہر جائی رے

*

کہے دل کو نجر تو بھید بلم تم کیں نا سمجورے
سجن تم کیسے سمجورے
جان بُوجھ کے نا سمجھو تو میں کیسے سمجھاؤں
تلچھو ماچھو ہوتی ڈولوں اُت جاؤں اِت آؤں
جب بی دیکھوں پیا تہاری صورتیا کھوجاؤں
بلم تم کیں نا سمجھورے سجن تم کیں ناسمجورے
ای جوبن کی چڑھتی ندی کو دی جاٹے کنار
گیل تہاری بیٹھی دیکھوں کر کے سات سنگار
اپنی کھیتی آپ دیکھ اب موسو ہوٹے ناسار
بلم تم کیں نا سمجورے. سجن تم کیں ناسمجورے
ہرنی کی سی بھروں چوکڑی تلوٹو ناٹے ٹکے
ساون کی گدرائی رت میں ایسے ناٹے دھکے
دل کو سو دو ہم پہ رسیا پیار کے بھجاؤ بکے
بلم تم کیں نا سمجورے سجن تم کیں نا سمجورے

تارا لپ جھپ جھالا دیواں چندا مارے سین

بیٹھو بیٹھو درد رہے ہے ہردہ میں دن رین

آنکھن کا تو سپنا کھو گا دل کو لٹ گو چین

بلم تم کیں نا سمجھو رے . سجن تم کیسے سمجھو رے

*

کھلو پھول چمیلی کو ۔ آجا پیا پردیسی من لگے نا اکیلی کو

موئے چھوڑ گیو توُ بی ۔ بگڑے کو کد رسیا موہنہ موڑ گیو تو بی

پٹے چاند کے تارو ہے ۔ پیا پردیس گیو ہیں کون ہمارو ہے

میرو جی گھبراوے ری ۔ ایسو مولو کون ملے جو پی سو ملاوے ری

پیا اب بی نا آیو ری ۔ جا یو میرا بالم ہے کوئی ڈھونڈ کے لایو ری

کوئی ایسی گھڑی آوے ۔ گیل میں جاتی ہے موہے بالم مل جاوے

دل میرو بچار کرے ۔ کدی آوے او رُت بی پیا موسو پیار کرے

سہیلی ایسی کدی ہووے ۔ یاد آوُں میں ول ہے ۔ اُد جی بھر کے رووے

*

چھیل تم جوبن کا بوپاری، راج تم جوبن کا بوپاری

ہم پہ تو ہے پیار کو سودو پیار کے بدلے دئیں

دل کے بدلے دل مانگاں ہم اور نہ کچھ بی لئیں

چکنا روپ کی متوالی ہے تیکھی آنکھ تہاری

چھیل تم جوبن کا بوپاری ۔ راج تم

ہم تو دیواں پیار کے بدلے پیار اچھو توسیاں

تم ڈھونڈو ہو گال گلابی گوری گوری بیّاں

بولی میں رس بھر کے تم نے لی ناسار ہماری

چھیل تم جوبن کا بوپاری ۔ راج تم . . . . . .

موہنہ میں بیڑی لیر گلا میں باندھو لال رومال

گیل میں جاتی ہر ناری پہ پھینکو پیار کا جال

آتی جاتی ہر گوری پہ ٹپکے رال تہاری

چھیل تم جوبن کا بوپاری ۔ راج تم . . . . . .

دھن کو ڈھیر ہی، جوانی بی اور روپ بی ہوئے انیکھ
ای سب کچھ تو ایک سات کدملو کائی لو دیکھ
جوانی ڈھلتی چھاں مانگتا دیکھا لکھی ھجاری
چھیل تم جوبن کا بوپاری۔ راج تم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
راج تم جوبن کا بوپاری ۔ چھیل تم
چھیل تم جوبن کا بوپاری چھیل تم

*

کروں کنگھی چوٹی رے
دیکھو پیا بیساں پہ مری کسمت کھوٹی رے
لگی مہندی ہاتن میں
کائی ٹھگنی نے روکو ہے لگا کے پیا باتن میں
لگی کیسٹ میواتی
پیا داری آیونا میں تو والو سنواتی

*

بھول گو بالم گھر کی گیل چھلو ہے کائی بیساں نے
والو اللہ کر دیئے جیل چھلو ہے جا بیساں نے

جے پہلے سُو جانتی ایسی ہونی ہوئے
پاون پڑتی سائبا جان نہ دیتی توئے
تو لوے دیتی ہل بیل۔ بھول گو بالم گھر کی گیل
جے داری میں جانتی ایسی بگڑے بات
ٹیسن باسا رکھتی رہتی وا کے سات
ہون سو سالم کرتی ریل۔ بھول گو بالم گھر کی گیل
جے میں ایسو جانتی لمبی لیتی کار
پی جب دفتر جاؤ تو کرتی وا کی سار
میں رہتی بن کے ناگر بیل۔ بھول گو بالم گھر کی گیل

سنگ اناڑی راج کے ہیں دورہ پہ جاتی
آپ چلاتی کار ہے اور سودَو گھر لاتی
نہ ابسو ہوون دیتی کھیل ۔ بھول گو بالم گھر کی گیل

*

کوئی گیت سنایوری ۔ پیا موسُو روس گیو کوئی جاکے منایوری
میرو پی سرمیلوری ۔ کہا کروں میں داری موئے ملے نا اکیلوری
دھرو دودھ کٹورا میں ۔ سو دے مُوہہ نا بات کرے گھنو نخرو چھورا میں
پولا دی ہیں سام لگی ۔ چھورا میون کا میں نیر سے نام لگی
دو نیبو نچوڑوں ری ۔ اُو موہے جانے نا میں ناطو جوڑوں ری
کالی کڑتی انگنی پہ ۔ پیا گھر آیو نا ۔ پھر گیو کائی ٹھگنی پہ
موئے سیج نا آوے ری ۔ کہا کروں میں داری پیا بگڑو جاوے ری
میرو پیا پیا یوری ۔ پھر کے پیاؤ سو کوئی گاگر لایوری

*

اُنیدو میری آنکھن میں ری موہے سیٹی پہ بلاوے بھرتار
بتا نو کوئی جے مولو میرو چھٹی پہ آوے ہے چھیل
چھبیلی لاتی یاگن سو بھر دیتی بلم کی گیل
بچھاتی ہیں تو جا جم ری مولو آناکو دتیو جے تار
انیدو میری آنکھن میں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
پتو جے ہو تو آوے گو او آدھی ڈھلاکے رات
سہیلی میں تو ۔ سوتی ۔ ناکدی ہے کے نندیا اے سات
لگو ہے اب پیتاوو سوئی کا ٹیں لوا ٹریا پہ جار
انیدو میری آنکھن میں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
دکھوں تو رُو سے پی میرو ۔ ہلوں تو ای ہنند جاگے
پلنگ پیٹے ساسُو کو ۔ چلوں تو میری بچھن باجے
بندھی ہوں میں تو ایسی ری پی تُو کون بتاوے ای جار
انیدو میری آنکھن میں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

*

رَس مجو سیلانی تیری بولی میں۔ رَس مجو
ناچھیئے تیری اَرتھ منجھولی ۔ بیٹھی چلوں گی تیری ڈولی
رس مجو سیلانی تیری بولی میں۔ رَس مجو
کیسو ای جادُو کرہ گیرو ۔ دنوں راتو دھیان ہے تیرو
سب کچھ رسیا تو ای میرو۔ کس نے دیکھو اگلو پھیرو
دل بھنیتر سُو تیری ہولی میں۔ رس مجو سیلانی تیری بولی میں۔ رس مجو
ناچھیئے تیری ارتھ منجھولی بیٹھی چلوں گی تیری ڈولی میں۔ رس مجو
تیرا روپ کی سوں ہے توہے ۔ اپنا رنگ میں رنگ لے موہے
تو بن موہے کچھ نا سوہے۔ تیرو سب کچھ مَو پہ جو ہے
تو راجا تیری گولی میں۔ رس مجو سیلانی تیری بولی میں رس مجو
ناچھیئے تیری ارتھ منجھولی۔ بیٹھی چلوں گی تیری ڈولی میں۔ رس مجو
اب کوئی سمت دکھ نا ہووَے۔ من تڑپے۔ نا آسا کھووے
میں بی ہنس دوں ایسو ہووے ۔ برسن سُو مری کسمت سووَے

بہت دناں تک رَولی میں ۔ رَس مجو سیلانی تیری بولی میں رس مجو
ناچھیئے تیری ارتھ منجھولی ۔ بیٹھی چلوں گی تیری ڈولی میں۔ رس مجو
توہے پا کے سب کچھ پا لیو ۔ اب موہے مت چھوڑ کے جایو
ای ساون توئے لے کے آیو رُت جیوے ۔ جائیں پی گھر آیو
سُکھ بھر دے میری جھولی میں رس مجو سیلانی تیری بولی میں۔ رَس مجو
ناچھیئے تیری ارتھ منجھولی ۔ بیٹھی چلوں گی تیری ڈولی میں۔ رَس مجو

*

موئے سپنا دیکھاں رِی
۔ پیا میرو گیت لکھے واپے چھوری ریجھاں رِی
بجے دور دو نادو رِی
گاوے جنگل میں کوئی پیار کو مارو رِی
بیڑی پہ بیر لگا ۔ جلدی سُو آبالم اب اور نہ دیر لگا ۔

*

رس مجو سیلانی تیری بولی میں

ناچھیئے تری ارتھ منجولی ۔ بیٹھ چلوں گی تری ڈولی میں

چال ہہواں چلتا چھورا ۔ گال ببھوکا گورا گورا ...

دل لے گا ترا نین کٹورا ۔ تری سوں مو ہے تری بولی میں

ساری دنیا کہے کلکھنی ۔ موہے تیری مالا جپنی

سُد بُد موئے رہی نا اپنی ۔ کد جاگی کد سولی میں

تیرے نام لگی میں راجا ۔ جگ بیتا ہاں اب تو آجا

میرا من میں باجاں باجا ناگبھرائی نا ڈولی میں

*

میری نندی کا بیرا جنگل میں مورا ناچے

میرا من کی رانی تو بن جگ سونو لاگے

*

کائی چھلیا نے چھلو ہے جرُور بلم میرو بھولو ری

اُو تو رہتو نا موسُو دُور بلم میرو بھولو ری

کہا بتاؤں کائی تُو میرو من کو سودو چھیل

جو کوئی بولے پیار سُو اُو تو ہو لیئے واکے گیل

واکا من میں نہ کپٹ گرُور بلم میرو بھولو ری

کائی چھلیا نے چھلو ہے جرُور بلم میرو بھولو ری

نوٹی ملکے سائبا جب دیکھے کوئی نار

ناری ایسی باؤلی واکو جوتی لیاں آنار

دیکھے ہنس کے تو دیکھے جرُور بلم میرو بھولو ری

کائی چھلیا نے چھلو ہے جرُور بلم میرو بھولو ری

روج سانج کو نئی فلم کا قصہ آ سنائے

کُدک کُدک کے بولے او تو مٹک مٹک کے گائے

واکی بولی تو میٹھی کھجور بلم میرو بھولو ری

کائی چھلیا نے چھلو ہے جرُور بلم میرو بھولو ری

*

ایک دِنا میرو راج سڑک پہ گانو گا تو جائے
آگے سُو کوئی موٹو سو کائی مسٹنڈی سنگ آئے
بلم ہے گتھ گوا و موٹو سور بلم میرو بھولوری
کائی چھلیا نے چھلو ہے جبور بلم میرو بھولوری

گیَو ہو سھر کمائیں لُو اُو سات مہینہ پہلے
نُوں کہہ گوَ ہو مو سُو توَئے بی لے جاؤں گو گیلے
اب تو آمن پہ آگو ہے بُور بلم میرو بھولوری
کائی چھلیا نے چھلو ہے جرور بلم میرو بھولوری

مائی سُلکھنا پوت کو جے دیتی سیک سہور
آج ہمارا چھیل سُو کوئی رکیں کہتو لنگھور
ساسو تیرو ای سارو قصور بلم میرو بھولوری
کائی چھلیا نے چھلو ہے جرور بلم میرو بھولوری

*

کیٹرو میرو بڑ نیچے میرو گنڈ سو چلے ہے اسرال
سنیو میرا سائبا اور میں تیری پیاری
گرھیالہ میں لوٹ گی تیرا بیلن کی ماری
کیٹرو میرو . . . .

اونچو چڑھ کے رُوکھ میں اور ماری کلکاری
راجہ تیرا پیار میں میں ہو گی بھٹیاری
کیٹرو میرو . . . .

حکوُ بھر لیو ٹھانس کے تیں نے کیکر کے نیچے
دھولا چگ ری آں کھیت میں توئے کیسے نا دیکھے،
کیٹرو میرو . . . .

سینو میرا سائبا اور میں سمجاؤں توئے
بھاکو تو منجور ہے کرتی مہیں سلی کو ہوئے
کیٹرو میٹرو . . . .

*

آج سکھی سنجوائی سیک ایک بنجارو آیو

دور پرے کا گاؤں سو کوئی سندیسو لایو

ہنس کے واکو دیکھنو کچھ ایسو من بھایو

میں تو سب کچھ والو گئی ہار داری

میں تو لٹ گئی بیچ بجار داری

کیسو جادو کرہ گو جانے بھید کہاں کھولوں

سب کے آگے چپ سادلوں مجھنیتن سو بولوں

سپنا میں آوے تو ہنس دوں جاگوں تو رولوں

ایسی مار گیو نین کٹار داری

میں تو لٹ گئی بیچ بجار داری

سب کچھ لے گو چھین کے میرو او پردیسی چھیل

موہے دکھ میں بیندھ کے پاپی کرتو ڈولے سیل

سب کچھ میرو چھین کے دانے لینی اپنی گیل

رہ گئی کرتی میں حال پکار داری

میں تو لٹ گئی بیچ بجار داری

ساون کی رت پھونکی دیوے آئی بادلی گھور

کس کو بانٹوں اپنی چنتا رووے من کو مور

پنکھ لگاں تو اڑ جاؤں میں ڈھونڈوں چت کو چور

رہی دل میں نا اب تو سہار داری

میں تو لٹ گئی بیچ بجار داری

*

کٹھلا میں ناج بھرو ۔ سیاں کو مُونہہ سُوجو ۔ ساسُو داری نے آج بھرو

تھالی میں پان دھرا ۔ سیاں کو مُونہہ سُوجو ۔ ساسو داری نے کان بھرا

گھوڑی پہ کاٹھی ہے ۔ سسرو بچپن کو ساسو بڈھیا ساٹھی ہے

*

دل میرو انمول چھیلوا لے لے رے بے کیمت بے مول گیلوا لے لے رے

نا دولت نا سونا چاندی اور نا محل منار

میں تو مانگوں راج ہمارا پیار کے بدلے پیار

دل کی کیمت پیار کا بس دو میٹھا میٹھا بول

چھیلوا لے لے رے۔ گیلوا لے لے رے

چھاں تہاری بن کے ڈولوں سیاں سنگ تہارے

من مچلے ہے رنگ جاؤں بیں رسیا رنگ تہارے

پئے ہمارے بیٹھ کے پیا اپنا من گی کھول

چھیلوا لے لے رے۔ گیلوا لے لے رے

سپنا میں بی سوچن میں بی تم ہو راج ہمارے

میرا من میں اور نہ کوئی ساجن باج تہارے

میٹھی میٹھی ہانسی ہنس کے مونہہ سو کچھ تو بول

چھیلوا لے لے رے۔ گیلوا لے لے رے

میرا پیار سُو مُونہہ موڑو تو دیکھ بلم پستاٹے گو

جے تو مو ہے چھوڑ گیو تو اور کوئی لے جاٹے گو

میت پیت رُت بیتی جاوے مت سوچا مت ڈول

چھیلوا لے لے رے گیلوا لے لے رے

دل میرو انمول چھیلوا لے لے رے

بے کیمت بے مول گیلوا لے لے رے

*

میری نندی کا بیرا بن میں تو بولے پپیا

میرا من کی رانی تو بن تو لاگے نا جیا

میری نندی کا بیرا کالی تو ناگن رات

میرا من کی رانی رے میرو دل تو تیرے سات

میری نندی کا بیرا تو بن تو جیا اداس

میرا من کی رانی میرو دور بدیس میں باس

*

ملو ہے چھیل سرمیلویا نے نوٹیں ڈھلا دی رات
نکھا کے بس رہ جاوے ای تو ھنس کے کہہ ے نا بات

ملو ہے چھیل سرمیلو

اناڑی گھنو بھولو ری ای تو جانے نا پیت پیار
نسیلی رُت ساون کی مسرا بج رہا من کا تار
اسارہ ہے نا سمجھے کہ ہاری ہیں جتن ھجار
ڈر پتو سو دیکھے ہے جیسے پھندا ہیں آئی سکار
جھنجیر کدی چھنکاؤں کدی چھیڑوں پکڑ کے ہات

ملو ہے چھیل سرمیلو

بتاؤں کیسے یا لوری آئی کر کے ہیں سات سنگار
بلاتی ھیلو دے کے ری موئے ملتو جے نیچے بجار
بچل رہو من میرو میری کوئی بساوے نا پار
کھیل رہو پلا سو میرو بھولو گھنو بھرتار
کہوں کیسے یا سوری کدی کھیلو ہمارے بی سات

*

میری پتا بالی کھوئی نند تیرا بیا میں
میں تو تو سو جادا روئی نند تیرا بیا میں
نندے اُو سو کہیتو میرا گھر میں ہوئے لڑائی
کہا کہوں میں واسُو موئے پوچھے تیرو بھائی
میں نے کہا مصیبت ہوئی نند تیرا بیا میں
میری پتا بالی کھوئی نند تیرا بیا میں
لتّا دھویا باسَن دھویا کینو سارو کام
پھر بی تیری مائیڑی نے دھرا ہاں سوسو نام
میں ساری رات نا سوئی نند تیرا بیاہ میں
میری پتا بالی کھوئی نند تیرا بیا میں
اِت سَو ھیلا اُت سو ھیلا چوگر گھاں کو رَول
میں تو جوتی کام میں ہرا گھر میں ہو گھم پچول!
میری لاڈو بھو کی سوئی نند تیرا بیا میں!
میری پتا بالی کھوئی نند تیرا بیا میں!

جب بی بھینتر جاؤں تیرو دیکھن دان دھیج
مُولُو کوئی کام بتا کے باہر دیواں بھیج
میری بات نا پوچھے کوئی نند تیرا بیا میں
میری پتا بالی کھوئی نند تیرا بیا میں
میرا پے ہریان کی کینی ناکدری بھاری
سب نے گوست کھایو اُن کُو ساگ دیو داری
میں تو ایسی ایسی روئی نند تیرا بیا میں
میری پتا بالی کھوئی نند تیرا بیا میں
میں تو تُو سو جاوا روئی نند تیرا بیا میں
میری پتا بالی کھوئی نند تیرا بیا میں

**.

سنیو نار کھرولا والی ۔ میں تو بھوکوری ۔ میں تو بھوکو تیرا پیار کو
پوڑا تو کھجورا نالوں پینڈی تو سہالی نالوں
حلوو تو ملیدو نالوں ۔ کھیر بھری تھالی نالوں
سنیو نار کھرولا والی میں تو بھوکوری ۔ میں تو بھوکو تیرا پیار کو
کھیل بتاسہ نالوں ۔ مُرمُرا دھانی نالوں
کھانو چھوڑو پینو چھوڑو ۔ روٹی نالوں پانی نالوں
سنیو نار کھرولا والی ۔ میں تو بھوکوری ۔ میں تو بھوکو تیرا پیار کو
ہردہ میں اتری جاوے ۔ کوڑی جڑی اینڈھی تیری
دل سو تو لپٹی جاواں ۔ ساپن سی مینڈھی تیری
سنیو نار کھرولا والی ۔ میں تو بھوکوری ۔ میں تو بھوکو تیرا پیار کو
دلڑی ستاوے موہے جھمکا جھیلا بالی ماراں
جھن تو پچھلی چھیڑے پتا بالی تالی ماراں
سنیو نار کھرولا والی ۔ میں تو بھوکوری ۔ میں تو بھوکو تیرا پیار کو

**

سینو چھیل منجھولی والا۔ میں تو تیری رے۔ موہے لے چل اپنے سات رے

دھرتی تو بسوا نالوں   کوٹھی تو بنگلہ نالوں

میں اٹاری   نالوں   محل دو محلہ نالوں

سینو چھیل منجھولی والا۔ میں تو تیری رے۔ موہے لے چل اپنے سات رے

جھومکا تو جھیلا نالوں   ہنسلی تو بالی نالوں

گونٹھی نا چھلا مانگوں   چھن تو پچھیلی نالوں

سینو چھیل منجھولی والا۔ میں تو تیری رے۔ موہے لے چل اپنے سات رے

مسّی دندا سو نالوں،   کاجل تو پوڈر نالوں

بہلی نا رتھ مانگوں   گاڈھی تو موٹر نالوں

سینو چھیل منجھولی والا میں تو تیری رے موہے لے چل اپنے سات رے

تیں نے بہروپ بھرو   میں نے تو پچھانو پیا

بھیس بٹا کے موئے   چھوڑ دے ستانو پیا

سینو چھیل منجھولی والا۔ میں تو تیری رے۔ موہے لے چل اپنے سات رے

**

میں تو ڈھونڈوں تو سو ملنا کو بہانو رسیا

تو لو بدلوں میں نت تیو یانو رسیا

تیرے پیٹے میں تو آئی رے جتن کر کے

تو تو بات بی نا کرا مو سو من کر کے

اچھونا ہے ایسے کائی اے جلا نو رسیا

میں تو ڈھونڈوں . . . .

میرا گورا گورا ہاتھ لے کے ہاتن میں

رس پیار کو بی بھر کدی باتن میں

اب چھوڑ بی دے موئے تو ستانو رسیا

میں تو ڈھونڈوں . . . .

کوئی طعنو دیوے چاؤ برو مانے

کوئی کچھ سمجھے کوئی کچھ جانے

مولو مسکل ہے توئے بھلا نو رسیا

میں تو ڈھونڈوں . . . .

توئی دیکھے موئے جت کو لکھاؤں بلما
دکھ دل کو میں کس کو دکھاؤں بلما
سب جاناں ایک تم ای نا جانو رسیا
میں تو ڈھونڈوں . . . .

**

کیں من میرو تڑپایو رے   راج بے دردی نا آیو رے
چھیل بے دردی نا آیو رے   بھنور بے دردی نا آیو رے
توئے ملن کی باٹ میں بیٹھی دیکھوں تیری گیل
بیٹھ اکیلی روؤں نہ سوؤں سونی سیج پہ چھیل
اناڑی ایسو کیں من بھایو رے . . . . .
راج بے دردی ۔ بھنور بے دردی ۔ . . .
بیری میں نے تیرے مارے سب کا بول سہا
تو سو مل کے دیکھا میں نے سپنا کہا کہا

تیں نے اچھو سات نبھایو رے . . . . .
راج بے دردی ۔ بھنور بے دردی . . .
سرسو پھولی ساون آیو بجری بادر گھور
باگن میں تو گوری جھولاں بن میں ناچاں مور
رت ملنا کی تو نا آیو رے . . . . .
راج بے دردی ۔ بھنور بے دردی ۔
نیر بہالوں من سمجھالوں کدتک ایسو ہوئے
ڈھونڈن جاؤں کہاں میں تو ہے لاؤں کہاں سو توئے
کوئی جایو ڈھونڈ کے لایو رے . . . .
راج بے دردی ۔ بھنور بے دردی . . .

**

بھرو تھال ملیدہ کو
پیا تکے پرناری پانی مرگیو دیدہ کو

**

کھنداو کردے ماں میری۔ میرا پیا کی منجھولی ریتی جائے

طعنو پی کو دیاں گھونگھرو چھیڑے بجتی جنگ

سیج مج کے تو آیو جالو اُونا تیرے سنگ

کھنداو کردے ماں . . . .

جھول سرکتی جائے کڑی سو مڑ مڑ دیکھاں بیل

چلتا چلتا رُک رُک جاواں جیسے بھولا گیل

کھنداو کردے ماں میری۔ میرا پیا. . . .

اگوانی کو آوے گی جب ساسو چاوے چاؤ

دیتی بہلی دیکھ کے واکو دل کھاوے گو گھاؤ!!

کھنداو کردے ماں میری. . . .

چھوٹی نند سہیلی میری دیکھے میری باٹ

اٹواٹی کھٹواٹی لے کے پڑ جاوے نہ کھاٹ

کھنداو کردے ماں میری . . . .

**

پکھ مونہہ سو تو واری نا بول گیوری

میرو گھونگٹ تجریا سو کھول گیوری

مکھ چندا سو چال چکوری کی

گوری بیاں گجب ہی گوری کی

جیسے ساون کی بوند ملہار گانواں

ایسے چھم چھم ہی پائل چھوری کی

میرو من وائے دیکھتے ایں ڈول گیوری

لڑے موت سو بی جی وار ایسو

کوئی ہوئے تو ہوئے ولدار ایسو

گھوڑی چھیلا کی جیسے پون چلے،

میں نے دیکھو نا بانکو سوار ایسو

میرو من واکے ہات بے مول گیوری

واکو چلنو ہے جھوم کائی ناگن کی،

سوئی آنکھن میں مستی جاگن کی

جیسے ریشم سو گوندھو سر پر گورو

مکھ دھوپ چمکتی پھاگن کی

موئے آنکھن میں او جیسے تول گیوری

میرا دل میں ہے مری سوچ میں تو

تیرو پیار بلم سب کچھ مولو

موئے تو دیکھے دیکھوں جنت کو

تو آوے ملکتو سب گھال سو

مری نس نس میں پیار کوئی گھول گیوری

**

ساون تو آیو جھوم کے رکن من تو پڑے پھوار

میرا من کی رانی رے تو بن دل میں بگے کٹار

میرا من کا راجہ رے تو بن جیا گبھراوے

میرا من کی رانی رے تو بن نیند نہ آوے

**

پَلنو جھلاؤں ، پَلنو جھلاؤں

پلنو جھلاؤں تو ہے ، لوری سناؤں

تو ۔ سُو جارے ۔ سو جارے ۔ سو ۔ او ۔ و ۔ و ۔ و ۔ جا

سُو جارے لَلنا ، جھلاؤں تو ہے پَلنا

تو سو جارے ۔ سو جارے ۔ سو ۔ او ۔ و ۔ و ۔ و ۔ جا

چندا ہے تیرو پَلنو بناؤں

پَلنا میں جگ مگ تارا بچھاؤں

پلنو جھلاؤں تو ہے ۔ لوری سناؤں ۔

تو ۔ سو جارے ، سو جارے ۔ سو او ۔ و ۔ و ۔ و ۔ جا

سو جارے لَلنا ، جھلاؤں تو ہے پلنا

تو سو جارے ۔ سو جارے ۔ سو او ۔ و ۔ و ۔ و ۔ جا

بھولَن سُو تیری سیج سجاؤں
آنکھن میں میٹھا سُپنا بساؤں
پلنو جھلاؤں تو ہے لوری سناؤں

تو۔ سو جارے۔ سو جارے۔ سو۔ او۔ و۔ و۔ و جا

ماٹیڑی تو پہ واری رے مُنّا
دنیا لٹاؤں تو پہ ساری رے مُنّا
لاڈ لڈاؤں تو ہے گیت سناؤں

تو۔ سو جارے۔ سو جارے۔ سواو۔ وووو جا

پلنو جھلاؤں تو ہے لوری سناؤں

تو۔ سو جارے۔ سو جارے۔ سواو۔ و۔ و۔ و جا

سو جارے لَلنا، جھلاؤں تو ہے پلنا

تو سو جارے۔ سو جارے۔ سواو و وو جا

**

پیا خوشبو لگاوے ری
موہے چنتا ای کھاوے جانے کس پہ جاوے ری

میو سبھا

میو سبھا ایسی سماجی تنظیم ہے جس کا ماہانہ یا سالانہ کو چندہ نہیں سادہ رکنیت فارم پُر کر کے اس کی رکنیت حاصل کی جا سکتی ہے۔ اس تنظیم کا مقصد ایک دوسرے کی مدد کرنا ہے۔ اس کے ارکان سیاسی، سماجی اجتماعی و ذاتی مسائل میں اپنے وسائل اور طاقت کے مطابق میو سبھا کے ممبران ارکان اور دوسرے تمام لوگوں کی مدد کرنے کے اخلاقی طور پر پابند ہونگے، محبت اور ہمدردی کے جذبے کو فروغ دینا ہی اس کا بنیادی مقصد ہے۔ میو سبھا کے تحت اب تک میواتی اور اُردو گیتوں اور نعتوں کے کیسٹ مارکیٹ میں آچکے ہیں۔ سینما، وڈیو فلم، ریڈیو اور ٹی۔ وی ڈراموں کے ذریعے قوم کو اس کی عظیم تاریخ جرات، بہادری اور تہذیب و ثقافت سے محبّت کا جذبہ دینا۔

نئے لکھنے والوں، شاعروں، ادیبوں اور فنکاروں کو اپنی صلاحیتوں کے اظہار کے مواقع فراہم کرنا ہمارا بنیادی مقصد ہے۔

رابطے کے لئے اس پتہ پر خط و کتابت کیجئے۔ جواب کے لئے جوابی لفافہ ارسال کیجئے۔ اگر آپ میو سبھا کے ممبر ہیں تو ممبر شپ نمبر کا حوالہ دیجئے۔

سرپرست اعلیٰ میو سبھا سکندر سہراب میو ایم اے
سہراب منزل مکّی سٹریٹ نمبر 3 بالمقابل فائر بریگیڈ بند روڈ لاہور

میواتی گیت اور غزلیں

کلام : سکندر سہراب میو ایم اے

زیر اشاعت ۔

کسی مفکر کا قول ہے کہ پہلے ادیب قوم کو بگاڑتا ہے۔ پھر قوم ادیب کو بگاڑتی ہے۔ سو قوم کا مزاج تو ادیب نے بگاڑ دیا ہے۔ مقدس دنوں میں بھی بچا ہیے۔ شب برات ہو یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یوم ولادت ہو۔ بزرگوں کی پیدائش و وفات کا دن ہو یا میلے ٹھیلے سب میں ڈھول باجا اور پٹاخے اور دھماکے لازمی عنصر کی حیثیت اختیار کر گئے ہیں۔ اونچی سطح پر ناچ گانے اور بیہودگی کی سرپرستی کی جا رہی ہے۔ ایسے میں ہم اس لَے اور اسی سُر میں بات کرنے پر مجبور ہیں مگر منزل کو اپنی نظروں سے اوجھل نہیں ہونے دیا۔ جس طرح زیر نظر کتاب "میری منجل پار لگا دے" میں نوسی، میو چھتری تھا نبا نات گوت سو پہلے، میو کو بیٹو میرو نام، یا میں تو وا چھیلا کی نار۔ میں کہیں کھلے عام اور کہیں اشاروں کنایوں میں ایک پیغام اپنی دلکشی کے ساتھ موجود ہے وہی کوشش کتاب "میواتی گیت اور غزلیں" میں بھی ملے گی۔ خوبصورت شاعری کے نمونے جو بہت جلد آپ کو کیسٹوں کی صورت میں سننے کو ملے گی۔

میو سبھا سہراب منزل مکی سٹریٹ نمبر ۳ بالمقابل فائر بریگیڈ، بندروڈ لاہور

انگشت بدنداں

مصنف : سکندر سہراب میو ایم اے

صفحات : ۸۰ قیمت : ۲۱ روپے

کتابت و طباعت دیدہ زیب ، آفسٹ پیپر پر پرنٹنگ

اس کتاب میں کائناتی حقائق کو سادہ اور آسان لفظوں میں بیان کیا گیا ہے۔ انسان کیا ہے؟ کائنات کی حقیقت کیا ہے؟ کامیابی اور کامرانی کے راستے کیسے کھلتے ہیں۔ انسان کی کامیابی اور ناکامی میں اس کی سوچوں کا کتنا دخل ہے۔ جن، ہمزاد اور موکلات کی حقیقت کیا ہے؟ ان سے کیسے رابطہ کیا جا سکتا ہے؟ اس کا مطالعہ روحانی عملیات کے شوقین اور عام انسان کے لیے یکساں مفید ہے۔ تھوڑی سی محنت اور متواتر مشقوں کے بعد انسان آنے والے حالات و واقعات سے آگاہی حاصل کر کے اپنی کامیابی کو یقینی بنا سکتا ہے۔ سوچ اور خیال کی قوت سے ایسے ایسے محیر العقول کام لئے جا سکتے ہیں کہ مادی وسائل اسکی گرد کو پہنچ سکتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ " اللہ تعالیٰ انسان کے گمان کے ساتھ ہے۔ اس حدیث پاک کا درست مفہوم سمجھنے کے لیے اس کتاب کا مطالعہ آج ہی کیجئے ۔

ملنے کا پتہ ، سہراب منزل مکی سٹریٹ نمبر ۳ بالمقابل فائر بریگیڈ بند روڈ، لاہور

مصباح غم

کلام : سکندر سہراب میوایم اے

خوبصورت سلاموں کا مجموعہ مع طویل مرثیہ داغ علقمہ۔ اردو زبان میں سکندر سہراب میو کی شاعری کے خوبصورت شاہکار جنہیں ان قلم کاروں نے بھی خراج تحسین پیش کیا جو آنکھ ہی سوز و نوحہ اور سلام و مرثیہ کی گونج میں کھولتے ہیں۔ چند اشعار درج ذیل ہیں۔ ے

حادثے دیدۂ بیدار کی جانب لپکے   سائے سے نور کے مینار کی جانب لپکے

قلعۂ حق جیسے ناقابل تسخیر کہیں   نام ٹھہراؤ تو آؤ اُسے شبیرؑ کہیں

حسینیت تہِ خنجر بھی شوق سجدہ و دیں   حسینیت میں کہیں مصلحت کا نام نہیں

مرثیہ داغ علقمہ میں قافلۂ اہل بیت رضوان اللہ علیہم کے دشت کربلا میں اترنے کا منظر ایک شعر ملاحظہ کیجئے۔

فانوس رکھ دیئے ہیں کسی نے قطار میں
یا پھول سر اٹھائے ہوئے ہیں بہار میں

مصباح غم کے مطالعہ کے بعد آپ بے ساختہ کہہ اٹھیں گے کہ سکندر سہراب میو آج کے دور کے بڑے شعراء کی صف میں نمایاں نظر آتا ہے۔

میو سبھا

سہراب منزل مکی سٹریٹ نمبر ۳ بالمقابل فائر بریگیڈ بند روڈ ، لاہور

رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم

نعتیہ مجموعہ

کلام :۔ سکندر سہراب میو ایم اے

رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم سکندر سہراب میو کی اُردو نعتوں کا خوبصورت مجموعہ ہے، اُردو اور میواتی نعتوں کی کیسٹوں میں سہراب کا خوبصورت کلام ٹیلیویژن کے مقبول و معروف نعت خواں اکرم قلندری اور مسرت جہاں کی آوازوں میں بازار میں دستیاب ہے چند اشعار درج ذیل ہیں۔

شام آئی تری زُلفوں کی بلائیں لینے
صبح نے آنکھ ملی چُوم کے تلوا تیرا
کیا ہے سہراب کی اوقات کے لکھے شاہا
تیری مدحت، تیری تعریف، قصیدہ تیرا

ملنے کا پتہ

میو سبھا ، سہراب منزل مکی سٹریٹ نمبر ۳ ، بند روڈ ۔۔۔ لاہور

ہماری مطبوعات

١. چٹخنے پتھر (اردو میواتی شعری مجموعہ) سکندر سہراب میو، ایم اے

٢. بوئے آوارہ 〃 〃 〃 〃 〃 〃

٣. آلاؤ 〃 〃 〃 〃

٤. مہکے گھاؤ 〃 〃 〃 〃 〃

٥. آغو جرنیل (بچوں کا ناول) 〃

٦. راج کنول 〃 〃

٧. انگشت بدنداں (مستقبل بینی کا علم) 〃

٨. جب روشنیوں نے گفتگو کی 〃 〃

٩. مصباح غم، (سلام اور نعت شریف) 〃

١٠. میری منجل پار لگادے (میواتی غزلیں اور گیت) 〃

١١. نعتیہ مجموعہ رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم 〃